Presented by: Rana Jabir Abbas

ھوالعلی الاعلیٰ

کربلا والوں کے تذکرے بقائے اسلام کے ضامن ہیں

بسلسلۂ مجالس عزا

ترقی پسند شیعی دُنیا کے لیے پاکیزہ اُردو ادب کا لافانی شاہکار

جانفروز مرثیوں کا بے مثال انتخاب

مشہور ذاکرین کے بستوں کا ذخیرہ لاجواب

منتخب مرثیے

پاکستان و ہندوستان کے مشہور سوز خواں حضرات سے حاصل کر کے بیمثال سوز خوانی کے چھبیس ۲۶ مرثیے اس جلد میں طبع کرائے گئے ہیں۔

مُرتبہ

فدائے عزا شہدائے کربلا ماسٹر سیّد شریف حسین حیدر مرحوم پانی پتی مرحوم

ناشر

افتخار بُک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور ۲

فون: ۲۲۳۶۸۶۱

قیمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعارف

تقسیمِ ہند سے قبل کم و بیش بتیس ۳۲ سال یہ معمول رہا ہے کہ عزائے سیّد الشہداً میں شرکت کرنے اور ماتمی جلوسوں میں خود پڑھنے کے لیے ہر سال مشہور ترین ذاکرین کے بستوں سے منتخب کلام مرتب کرتا تھا اور جملہ مومنین کی سہولت کے لیے شائع کرا دیا کرتا تھا چنانچہ دہلی سے یہ انتخابات برابر شائع ہوتے رہے اور اقصائے ہند میں پہنچتے رہے۔

لیکن

سالہا سال کی کاوش سے جمع کیا ہوا وہ تمام ذخیرہ فسادات کے زمانے میں ضائع ہوگیا۔ ذاکرین اور احباب کے بے حد اصرار پر یہ سلسلہ از سرِ نو جاری کر رہا ہوں۔

عزاداری کے سلسلے میں

احقر کی تمام کتابیں عقیدت کے ساتھ ترتیب دی گئی ہیں۔ سوز۔ قطعات۔ رباعیات سلام۔ سوزخوانی کے مرثیے اور قدیم و جدید طرز کے ماتمی نوحوں کی تمام مطبوعات یگانۂ روزگار ہیں۔ یہ عزاداران شہدائے کربلا کے لیے بہترین تحفہ ہے۔ زینتِ مجالس بھی ہے اور زادِ آخرت بھی۔

احقر

ماسٹر سیّد شریف حسین حیدر پانی پتی مرحوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست

نمبر شمار	مطلع	صفحہ	نمبر شمار	مطلع	صفحہ
۱	سُونی پڑی ہے نگری مدینے کی بن حسینؑ	۴	۱۴	جب طبل مخالف کی صدا آئی تھی رن سے	۶۰
۲	کوفے میں جو پابند بلا ہو گئے مسلم	۷	۱۵	سر ننگے جب حرم گئے دربار شام میں	۶۴
۳	شیعوں میں آجکل یہ قیامت کے روز ہیں	۱۳	۱۶	دی رن کی رضا شاہ نے جب ابن حسنؑ کو	۶۹
۴	عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں	۱۶	۱۷	جب طوق و سلاسل میں مسلسل ہوئے عابدؑ	۷۳
۵	ہمیشہ گلشن عالم کا ایک حال نہیں	۲۱	۱۸	شیعوں کے گھر عزائے جناب امیرؑ ہے	۷۷
۶	قید سے چھوٹ کے جب سید سجادؑ آئے	۲۳	۱۹	کرب و بلا میں سجدہ گذاروں کی رات ہے	۸۰
۷	جب سراسیمہ وطن سے شہ ابرار چلے	۲۹	۲۰	جب نہر پہ خیام حسینی بپا ہوئے	۸۵
۸	کوفے میں وکیل شہ جن و بشر آیا	۳۴	۲۱	یارب جدا کسی سے کسی کا پسر نہ ہو	۹۰
۹	جب داغ بیکسی نہ سکینہؑ اُٹھا سکی	۳۹	۲۲	حیدرؑ کا خلف خلق میں اعجاز نما ہے	۹۵
۱۰	صغرا کے لیے تحفۂ غم لاتی ہے زینبؑ	۴۲	۲۳	ہنگام عصر شاہ کو کیا اضطراب تھا	۱۰۰
۱۱	بد ظن جو ہوا آہ یزید ستم ایجاد	۴۸	۲۴	جس دم قلم ہوا سر سلطان کربلا	۱۰۶
۱۲	یوں بیاں کرتا ہے اک راوی غمگین و حزیں	۵۱	۲۵	مشہور یہ حدیث رسالت مآب ہے	۱۰۹
۱۳	دشمن معاویہ ہوا شاہ حسنؑ کا جب	۵۶	۲۶	یارب کسی کا باغ تمنا خزاں نہ ہو	۱۱۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۱

سُونی پڑی ہے نگری مدینے کی بن حسینؑ　　حالت بُری ہے صغرا کے سینے کی بن حسینؑ
کہتی ہے پانی تک نہیں پینے کی بن حسینؑ　　سُن لیجئو کہ میں نہیں جینے کی بن حسینؑ
یوں چین آئے کس طرح مجھ ناتواں کو
لِللہ کوئی ملا دے مرے بابا جان کو

۲

صغرا نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ جب کہا　　نانی تب اُس سے کہنے لگی چھاتی سے لگا
میں صدقے جاؤں بیٹھ تو یوں پچھاڑیں کھا　　صورت تو اپنی چاند سی مت خاک میں ملا
مت رو کہ تیرا باپ محرم تک آئے گا
گودی میں تجھکو لے کے گلے سے لگائے گا

۳

پھر بولی وہ فراق کی ماری یہ سنتے ہی　　نانی ہیں کتنے روز محرم کے نانی جی
تب وہ حساب کر کے دنوں کا یہ بول اُٹھی　　ذالحجہ کی آج تو یں ہے تاریخ اے بچی
گو سب کے دل جُدائی سے اُس شہ کی سوز ہیں
گھبرا نہ تو کہ چاند کے اکیس ۲۱ روز ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

یہ سنتے ہی دنوں کا وہ کرنے لگی شمار   اکیس دن کب ہوں گے اے میرے کردگار
تاریخ دس ہوئی تو وہ بولی بے قرار   کب ہوگا چاند محرم کا آشکار
داخل وطن میں آن کے بابا امام ہوں
جلدی یہ بیس روز الٰہی تمام ہوں

۵

صغرا کو انتظار میں ہر دم گزرتی تھی   عیدالضحٰے کی بھی اُسے مطلق خبر نہ تھی
دن عید کے وہ میلے ہی کپڑوں میں تھی کھڑی   آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ٹوپی تھی پھٹی
آپس میں ساری خلق بغل گیر ہوتی تھی
یہ گھر اجاڑ دیکھتی تھی اور روتی تھی

۶

کپڑے پہن پہن کے محلے کی لڑکیاں   آ اُس کے پاس کرتی تھیں اس طرح سے بیاں
پوشاک پہنو بی بی نہ آنسو کرو رواں   دن آج عید کا ہے کرو دل کو شاد ماں
کپڑے بھی پہنے ہم نے خوشی بھی ملی ہمیں
دیکھو ہمارے گھر سے یہ عیدی ملی ہمیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(٧)

صغرا نے یوں کہا کہ رہو تم سدا خوشی　　آباد تم رہو ہے تمہاری بجا خوشی
دکھلائے دن یہ دل تمہیں زیادہ خدا خوشی　　بابا ہمارے سر پہ نہیں ہم کو کیا خوشی
تاریک اب تو عید ہماری نظر میں ہے
عیدی کا دینے والا ہمارا سفر میں ہے

(٨)

پہلے جو عید گزری مدینے کے درمیاں　　بابا نے دی تھی کانوں میں یہ مجکو بالیاں
دیکھو ہمارے کانوں میں ہیں اب تلک عیاں　　اب کیسی عید آئی نہیں سر پہ بابا جاں
یہ عید آج کی مرے دل سے بعید ہے
بابا مرے ملیں تو بہت مجکو عید ہے

(٩)

فرقت کی ماری صغرا بیاں یہ جو کرتی تھی　　غمگیں ہو کے لڑکی وہ ہر اک چلی تھی
اکیس[٢١] دن گزر گئے اسی حالت میں صغرا کی　　تب پھر ہوا نمود محرم کا چاند بھی
صغرا وہ چاند دیکھ کے کرنے لگی وہ بین
اب آجکل میں آتا ہے بابا مرا حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

خوشنودی سی جو بچی کے دل میں سما گئی　　بعد اسی خوشی میں دسویں محرم کی آ گئی
فریاد کر کے بابا کو وہ بلبلا گئی　　نانی کے پاس کہنے وہ پھر بتلا گئی

لو آج بیکلی ہے پڑی میرے سینے میں
اب تک بھی بابا جان نہ آئے مدینے میں

مرثیہ ۲

کوفے میں جو پابندِ بلا ہو گئے مسلم　　اور مورد بیداد و جفا ہو گئے مسلم
بچوں سے بھی غربت میں جدا ہو گئے مسلم　　ان صدموں سے مشتاقِ قضا ہو گئے مسلم

ہر روز مسافر کے لیے دربدری ہے
ہر شام کو عمر اُن کی چراغِ سحری ہے

(۲)

وارد ہوئے ناگاہ درِ طوعہ پہ ششدر　　تسبیح بہ کف ذکرِ خدا میں تھی وہ در پہ
حضرت نے کہا خشک زباں اپنی دکھا کر　　نذرِ پسرِ فاطمہؑ اک پانی کا ساغر

احسان کر اللہ و پیمبر کا تصدق
پانی دے مجھے ساقیٔ کوثر کا تصدق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳)

طوعہ گئی اور جام لبالب دیا لا کر　　　حضرت نے پیا بیٹھ کے دروازے کے اوپر
پھر کوزے کو وہ رکھ کے جو یہاں آئی مکرر　　　دیکھا کہ ہیں بیٹھے ہوئے زانو پہ دھرے سر
طوعہ نے کہا شہر میں کیا گھر نہیں تیرا
یہاں گھر نہیں رکھتا کوئی یاور نہیں تیرا

(۴)

یہ سنتے ہی طوعہ سے لگے کہنے وہ رو کر　　　گھر ہوتا تو ہم کاہے کو یوں بیٹھتے در پر
یہاں میرے لیے فکر کسے ہوگی خواہر　　　زینبؑ ہے نہ بانو ہے نہ زوجہ ہے نہ دختر
شبیرؑ جدا مجھ سے ہیں عباسؑ جدا ہیں
اک ہم تن تنہا یہاں محبوس بلا ہیں

(۵)

حیرت ہوئی طوعہ کو یہ بولی وہ حق آگاہ　　　شبیر ترا کون ہے اے بندۂ اللہ
رو کر کہا سردار ہیں آقا ہیں شہنشاہ　　　وہ بولی کہ کیا آیا تھا مسلم کے تو ہمراہ
شرما کے کہا وہ وطن آوارہ میں ہی ہوں
مسلم جسے کہتے ہیں وہ بے چارہ میں ہی ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(٦)

ناگاہ پسرِ طوعہ نے یہ تذکرے سُن پائے — کچھ شب تھی کہ حاکم کو خبر اُس نے یہ دی ہائے
کی فکر شقی نے کہیں گھر بار نہ لُٹ جائے — مسلم مرے گھر میں ہے کوئی جا کے پکڑ لائے
حاکم نے کہا تو ہی کمر باندھ کے جائے
ہاں صبح نہ ہو پیدا کہ مسلم کا سر آئے

(٧)

لشکر کی ہوئی خانۂ طوعہ پہ چڑھائی — مسلم نے یہاں جائے نماز اپنی بچھائی
ہمسائیوں کو طوعہ نے یہ آواز سنائی — مہماں مرا مرنے کو جاتا ہے دہائی
گھر طوعہ کا گھبرا گیا مہماں کی خاطر
چوگرد یہ انبوہ ہے اک جاں کی خاطر

(٨)

کب سنتے تھے طوعہ کی دہائی وہ جفاکار — مظلوم پہ بے کس پہ برسنے لگی تلوار
پر دبدبہ یہ تھا کہ نہ پاس آتے تھے کفّار — آخر کو پکارے یہ دغا سے یہ ستمگار
پھر لڑنا ذرا پوچھ لو بھائی کی خبر کو
وہ ناقہ سوار آیا ہے یثرب سے اِدھر کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹

مدت سے سُنا تھا جو نہ حال شہ والا — یہ سُنتے ہی بے ساختہ تلوار کو روکا
پر منہ کو پھیلاتے ہی اجل نے کیا لقمہ — برچھی تو کلیجے میں تھی برچھی میں کلیجہ
مُنہ سُوئے نجف کر کے کہا اپنے چچا سے
مظلوم بھتیجے کو تیرے مارا دغا سے

۱۰

پھر اس طرح شبیرؑ کو مسلم پہ پکارے — کعبے میں ہو یا راہ میں صدقے ہیں تمہارے
اب کٹتا ہے سر لوگ تماشائی ہیں سارے — دیکھو مرے آقا مرے حسرت کے نظارے
اعجاز سے پردے مری آنکھوں سے اُٹھاؤ
یا سبطِ نبی آخری دیدار دکھاؤ

۱۱

کوفے کی زمین نے سر رفعت کیا پیدا — اور ساری زمینوں میں ہوا زلزلہ پیدا
چلنے سے رُکا راہ میں اسپ شہ والا — اور تھم گئے سب معہ شبّر ثانیٔ زہراؑ
ہاتف نے ندا دی یہ پیمبر کے خلف کو
یا سبطِ نبی دیکھئے کوفے کی طرف کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۲)

کوفے کی طرف شاہ نے چہرے کو پھرایا — سیدانیوں نے محملوں سے پردہ اُٹھایا

اللہ نے مسلم کا جمال ان کو دکھایا — بیٹھا ہوا تلوار کے نیچے انہیں پایا

پیہم تھی فضاؤں میں صداہائے اسی کو

یہاں فاطمہؑ روتی ہے وہاں روحِ علی کو

(۱۳)

چہروں پہ طمانچے حرمِ شہ نے لگائے — ملنے کے لیے ہاتھ رُقیہ نے بڑھائے

چلائی کہ لو اماں وہ بابا نظر آئے — سب کہتے تھے بابا نے وہاں شہر بسائے

نے فرش پہ تنے سایۂ دیوار کے نیچے

بابا تو مرے بیٹھے ہیں تلوار کے نیچے

(۱۴)

کیا روتے ہو لوگو مرے بابا کو پکارو — لیجا کے رُقیہ کو پدر پر کوئی وارو

زینبؑ پھوپھی اُشتر سے مجھے جلد اُتارو — زینبؑ پھوپھی اُشتر سے مجھے جلد اُتارو

بھیا علیؑ اکبر یہ بہن تیری بلالے

لونڈی ہوں میں تیری مرے بابا کو بچالے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۵)

قاتل نے لگائی سرِ مسلم پہ جو شمشیر سر کٹ کے پکارا میں فدائے سرِ شبیرؑ
کوٹھے سے گرایا جو تنِ مسلمِ دلگیر یا حیدرِؑ کرار کہا اور کہی تکبیر
قطرے تو گرے خون کے دامانِ علیؑ میں
سر گود میں زہراؑ کی تن آغوشِ علیؑ میں

(۱۶)

سر بیٹنے کی جا ہے گرا جبکہ وہ لاشہ میں کیا کہوں اک ایک نے دی لاش کو ایذا
پھر لاش کے پاؤں میں غرض رسی کو باندھا موجود تھے حاکم کی طرف سے وہاں اعدا
پہلے اُسے دربارِ ستمگار میں لائے
پھر کھینچتے ہر کوچہ و بازار میں لائے

مرثیہ ۳

شیعوں ہیں آجکل یہ قیامت کے روز ہیں دنیا سے بوترابؑ کے رخصت کے روز ہیں
یارو سروں کو پیٹو یہ حسرت کے روز ہیں رو لو کہ یہ علیؑ کی شہادت کے روز ہیں
تیغِ الم ہے اور جگر اہلِ بیتؑ کا
ماتم سرا ہے آج سے گھر اہلِ بیتؑ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲)

یہ آبروئے حیدرؑ کرار ہائے ہائے   یہ قہراور زاہد و ابرار ہائے ہائے
وہ ظلم وقتِ طاعتِ غفار ہائے ہائے   وہ زہر میں بجھی ہوئی تلوار ہائے ہائے
وہ ضرب اور وہ سر اسدِ کردگار کا
وہ جا نماز اور وہ لہو روزے دار کا

(۳)

وہ زہر کا اثر وہ سرِ پاک پر ورم   ہر چند دل میں تاب و تواں ہے نہ ہے تن میں دم
رانڈوں کی فکر فرقتِ اولاد کا الم   اب بھی وہی سخا ہے وہی ہمت و کرم
آیا جو شیر سرورِ عادل کے واسطے
بھجوا دیا حضور نے قاتل کے واسطے

(۴)

چشمِ علیؑ سے اشک بہے تین روز تک   کیا کیا کلامِ یاس کیے تین روز تک
فاقوں کے رنج دل پہ سہے تین روز تک   جیسے حسینؑ غم میں رہے تین روز تک
ہچکی لگی ہوئی ہے امام سعید کو
حسرت سے دیکھتے ہیں حسینؑ شہید کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۵)

کہتے ہیں گر حسنؑ مرے دلدار الوداع　　اے نورِ عین احمد مختار الوداع

سونپی تمہیں رسولؐ کی سرکار الوداع　　ہے ہے مرے غریب و بیکس و ناچار الوداع

اس کا لحاظ چاہیئے تم کو کہ خورد ہے

بیٹا مرا حسینؑ تمہارے سپرد ہے

(۶)

پھر بولے اے حسینؑ کلیجہ فگار ہے　　عباسؑ کے الم سے جگر بیقرار ہے

میں کیا کہ اس پہ احمد و زہرا کا پیار ہے　　بیٹا یہ لال تم پہ فدا ہے نثار ہے

اب آپ کے سپرد مرا لالہ فام ہے

بھائی نہ جانیو یہ تمہارا غلام ہے

(۷)

بیشک وفا شعار ہے میرا یہ گلعذار　　اک دن علم اٹھائے گا رن بیچ دلفگار

سقہ بنے حیدرِ صفدر کا یادگار　　میری طرف سے پیار بھی کیجو پدر نثار

ہم نے تجھے وکیل کیا پیار کے لیے

دریا پہ ہم بھی آئیں گے دیدار کے لیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

یہ کہتے کہتے شیعوں کے غمخوار مر گئے　　غل پڑ گیا کہ دین کے سردار مر گئے

لو مومنو تمہارے مددگار مر گئے　　ماتم کرو کہ حیدرؑ کرار مر گئے

احمد کے اہلبیت کا اس غم میں ساتھ دو

اپنے حسنؑ حسینؑ کا ماتم میں ساتھ دو

(۹)

کیونکر بیان کیجئے وہ حشر کا سماں　　بارہ [۱۲] پسر تڑپتے ہیں اور چار بیٹیاں

ہر سُو کہیں بُکا کہیں شیون کہیں فغاں　　سر پیٹ کر یہ زینبؑ ناشاد کا بیاں

بابا اخیر شب میں ارادہ کدھر کیا

ہے ہے مہ صیام میں عزم سفر کیا

(۱۰)

لوگو کوئی بتاؤ کہ حیدرؑ کدھر گئے　　روزے پہ روزہ رکھ کے جہاں سے گزر گئے

بابا مجھے نہ ساتھ لیا کوچ کر گئے　　نانا کے بعد غم یہ اٹھائے کہ مر گئے

چھوٹے سے سن میں مجھ پہ بڑے پیچ پڑ گئے

نانا بھی اماں جان بھی تم بھی بچھڑ گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۱)

بیٹی کو پھر گلے سے لگا لو تو جائیو — زین العبا کے طوق بڑھا لو تو جائیو

صحت تو ہو چلی نہا لو تو جائیو — بابا نمازِ عید پڑھا لو تو جائیو

کیوں چپ ہوئے امامِ حجازی جواب دو

در پر پکارتے ہیں نمازی جواب دو

مرثیہ

عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں — جو نورِ خدا سے ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں

ہم سب سے جو تھے افضل و اعلیٰ وہ کہاں ہیں — پیدا ہوئی جن کے لیے دنیا وہ کہاں ہیں

جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہے گا

جب احمدِ مرسل نہ رہے کون رہے گا

(۲)

ہے کل کی ابھی بات کہ آباد تھا یہ گھر — جس گھر پہ فدا آن کے ہوتے تھے تونگر

وہ مجمعِ احباب وہ دربارِ پیمبر — وہ فاطمہؑ کا جاہ و حشم شوکتِ حیدرؑ

بے اذن چلا آئے یہ مقدور تھا کس میں

پر آج وہی گھر ہے کہ خاک اڑتی ہے جس میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳)

جبرئیل امیں خود جسے جھولے میں جھلائیں کیا گردشِ ایام ہے وہ ٹھوکریں کھائیں
نعمت کے طبق جن کے لیے خُلد سے آئیں وہ پیاس میں اک بوند بھی پانی کی نہ پائیں

گردش نہ رہی ہے نہ سدا دور رہا ہے
دُنیا کا ہمیشہ سے یہی طور رہا ہے

(۴)

اک دن تھا کہ عشرت کے مہیا تھے سب اسباب یا ایک یہ دن ہے کہ خوشی ہوگئی نایاب
وہ وقت وہ آرام وہ ہمدرد وہ احباب معلوم یہ ہوتا ہے کہ دیکھا تھا کبھی خواب

آج اوروں کے ہم مرنے پہ فریاد کریں گے
کل اور اسی طرح ہمیں یاد کریں گے

(۵)

میداں میں طبلِ جنگ بجاتے تھے اہلِ شام رانڈوں کو دے رہے تھے تسلی ادھر امام
غش میں پڑے تھے حضرتِ سجادؑ تشنہ کام دُکھیا بہن حسینؑ کی کرتی تھی یہ کلام

فریاد ہے خدا کی دہائی رسولؐ کی
غربت میں کھیتی لٹتی ہے اماں بتولؑ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶)

فرماتے ہیں حسینؑ کہ اے غم کی مبتلا — بندے کا دخل کیا ہے جو کچھ مرضئ الٰہ
ٹلتا نہیں ہے خواہش تقدیر کا لکھا — تم صابرہ ہو صبر کرو بعدِ کربلا
میں قتل ہوں یہ خواہشِ ربِّ جلیل ہے
راضی رضائے حق پہ عبدِ ذلیل ہے

(۷)

پھر بولے ساتھ کس کا رہا ہے سدا بہن — پامال لاکھوں ہو گئے اس دہر میں چمن
ماتم کہیں بپا ہے کہیں کوئی خندہ زن — شادی کہیں ہے ہوتی ہے بیوہ کوئی دولہن
کوئی پسر کو دیکھ کے دل شاد ہوتا ہے
غربت میں کوئی بیٹے کی میت پہ روتا ہے

(۸)

خواہر سے کہہ رہے تھے یہ شاہنشاہ ہُدا — جو آئے کانپتے ہوئے بیمار کربلا
کی عرض دست بستہ کہ اے فخرِ انبیاء — حضرت نے تو ارادہ ملکِ بقا کیا
واجب ہے رحم حال پہ محو تشنہ کام کے
کیا حکم ہے حضور کا حق میں غلام کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۹)

فرمایا شہ نے بعد مرے تم امام ہو   وارث تمہیں تو عترت خیر الانام ہو
دادا کے ورثہ دار تم ہی لا کلام ہو   لیکن وہ کام کرنا کہ تا حشر نام ہو
تنہا نہیں ہو سرکا ہمارے بھی ساتھ ہے
پر آبرو حسینؑ کی اب تیرے ہاتھ ہے

(۱۰)

گزرا ہے یہ مشیت خالق میں اے پسر   ہو جب شہید فاطمہ زہرا کا گلعذار
تب قید ہووے عترت محبوب کردگار   چادر تلک نہ سر پہ کسی کے ہو زینہار
بلوے میں سر برہنہ ہر اک سوگوار ہو
اونٹوں کی تھامے ہاتھ میں عابدؑ مہار ہو

(۱۱)

تلقین کر رہے تھے یہ شاہنشاہ ہدا   جو آئی طبل جنگ کی میداں سے صدا
شہ نے لباس کہنہ بہن سے طلب کیا   دکھیاری بیبیوں میں قیامت ہوئی بپا
پہنا لباس مرگ شہ مشرقین نے
گردوں ہلا یا زینبؑ بیکس کے بین نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳)

کہیں ہے عیش و نشاط و سُرور کا ساماں   کہیں ہے نزع کا ہنگام اور بند زباں
کہیں تولّدِ فرزند ہے کوئی خنداں   جواں پسر کے لیے کوئی رو رہی ہے ماں
کہیں ہے بیاہ رچا جمع سب خدائی ہے
کسی کے گھر میں کسی کی سنائی آتی ہے

(۴)

کسی کے پاس ہے دنیا میں دولت بے حد   کوئی ہے نیک زمانے میں اور کوئی بد
کسی کے واسطے تیار ہو رہی ہے لحد   مکاں بناتے میں کرتا ہے کوئی جد و کد
کہیں خوشی ہے کسی ماں کی گود بھرتی ہے
کہیں اُجڑتی ہے مانگ اور نتھ اُترتی ہے

(۵)

خزاں کے جور سے اُجڑا ہے گو چمن یک سر   مگر بہار میں پھر ہوئیگا یہ تازہ و تر
ہے ایک باغ کہ تیغ خزاں چلی جس پر   نہیں اُمید بہار آئے اس میں بارِ دگر
چمن نہ کوئی زمانے میں یوں لُٹا ہوگا
یقین ہے کہ وہ گلشن نہ پھر ہرا ہوگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶)

وہ کون باغِ ریاضِ رسولِ دوسرا　　خزاں نے لوٹ لیا جس کو آہ واویلا
مدینہ خالی ہے برباد ہوگیا بطحا　　اکیلے گھر میں ہے بس ایک فاطمہ صغرا
نبیؐ کے روضۂ اقدس کی زیب و زین نہیں
کسے غرض جو کرے روشنی حسینؑ نہیں

(۷)

تمام شہر ہے سنسان مسجدیں ویراں　　نہ دھوم دھام جماعت کی کچھ نہ شورِ اذاں
نہ کوئی پڑھتا ہے قبرِ رسول پہ قرآں　　نہ گُل نہ شمع نہ کچھ روشنی کا ہے ساماں
نہیں حسینؑ تو ویران ساری بستی ہے
نبیؐ کے روضے پہ بے وارثی برستی ہے

مرثیہ ۶

قید سے چھوٹ کے جب سیّد سجادؑ آئے　　اور سب اہلِ حرم بادلِ ناشاد آئے
باپ اور بھائی جو سجادؑ کو وہاں یاد آئے　　قبرِ مرشد کی پہ کرتے ہوئے فریاد آئے
اے پدر طول کھنچا اب مری بیماری کا
اُٹھ کے چھاتی سے لگا لیجیے مجھ آزاری کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲)

آپ سے اپنی اسیری کے کہوں کیا حالات کھینچا کھینچا میں پھرا اے پدر نیک صفات
قید خانہ میں عجب طرح کے دیکھے آفات آپ سے چھٹ کے نہ بن چین سے سویا اک رات
آنکھ گر حالت غش میں کبھی کھل جاتی تھی
کان میں نالۂ زہراؑ کی صدا آتی تھی

(۳)

میں جو پاؤں کا لعینوں کو دکھاتا تھا ورم خندہ زن ہوتے تھے چوں زخم لب اہل ستم
لہو تلووں سے ٹپکتا تھا جو میرے پیہم ہر قدم لالہ کا نقشہ تھا مرے زیر قدم
کیا کہوں حال تھا جیسا کہ مری گردن کا
طوق گویا تھا گلے میں ستر من کا

(۴)

تیوراتے تھے ہر اک گام پہ اے بابا امام بید کی طرح سے لرزتا تھا سب اندام
رگڑے دیتی تھی ہتھیلی کو جو اونٹوں کی زمام صورت پنجۂ مرجاں تھے مرے ہاتھ تمام
جھٹکے زنجیر کو جب فوج ستم دیتی تھی
ناتوانی مرا تب ہاتھ پکڑ لیتی تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(٥)

ماں پھوپھی میری جو ہر ایک تھی زہرا ثانی   بلوے میں دیکھا تھا ان کی میں سر عُریانی
گود میں آ نہیں سکتی تھی سکینہ جانی   اونٹ پر کہتی چلی جاتی تھی پانی پانی
شمر جب گھڑکیاں اُس لاڈلی کو دیتا تھا
میرا بس کچھ نہیں چلتا تھا میں رو دیتا تھا

(٦)

مرقدِ شاہ پہ یہ کرتے تھے عابدؑ تقریر   گر پڑی آکے جو اُس لاش پہ زینبؑ دلگیر
رو کے چلّانے لگی اے مرے بھائی شبیر   قید سے چھوٹ کے آئی ہے تمہاری ہمشیر
پیارے حال کچھ اپنی بہن کا پوچھو
سختیاں قید کی اور رنج رسن کا پوچھو

(٧)

پائنتیں قبر کے بانو یہ لگی کرنے بیاں   میرے وارث مرے صاحب میں تمہیں ڈھونڈوں کہاں
آپ کے بعد پھنسی قید میں میں شاہ زماں   در بہ در شام کی بستی میں پھری سر عُریاں
بہر خدمت نہ مجھے پاس بُلایا تم نے
اپنی لونڈی کو بھی ایسا ہے بھلایا تم نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

خالی خیمے میں جو تھی مسندِ شبیرؑ بچھی بیچ میں خون سے آلودہ دھری تھی پگڑی
اور دھری تھی سپرِ حمزہؑ و شمشیرِ علیؑ خالی مسند پہ نظر پڑ گئی جب زینبؑ کی
لے کے مسند کی بلائیں یہ پکاری زینبؑ
بھائی کی خوں بھری دستار کے واری زینبؑ

(۹)

تھام کر دل کو یہ سجادؑ لگے کرنے کلام مرقدِ شاہ پہ استادہ ہوں حضرت کے خیام
ساربانوں نے سنا جبکہ یہ ارشادِ امام سنتے ہی خیمۂ سرور کئے استادہ تمام
داخلِ خیمہ ہوئے جبکہ حرم سرور کے
بین کرنے لگی سب خاک سے منہ بھر کے

(۱۰)

خیمے میں کر رہی تھی زینبؑ معروفِ بیاں ڈیوڑھی پہ سجادؑ تھے مشغول فغاں
تھے کئی قوم کے مقتل سے جو نزدیک مکاں آئے تھے خدمتِ سجادؑ میں سب خورد و کلاں
کبھی شبیرؑ کی مظلومی کا غم کھاتے تھے
کبھی بیٹھے ہوئے سجادؑ کو سمجھاتے تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۱)

دیکھا عابدؑ نے ہوئی رونے سے فرصت جو ذرا   بیلچا کوئی لیے سامنے ششدر ہے کھڑا
مثلِ آئینہ ہے صورت کی طرف دیکھ رہا   اُس کو سجادؑ نے نزدیک بُلا کر پوچھا
کون ہے تو جو یہ حیرت کی فراوانی ہے
اے جواں تجکو یہ کس امر میں حیرانی ہے

(۱۲)

عرض کی اُس نے میں رکھتا ہوں زراعت اس جا   قوم اولادِ اسد سے ہوں میں اک عبداللہ
پاسباں میں تو زراعت کا ہوں ہر صبح و مسا   میں نے دیکھے ہیں اس عرصے میں عجائب کیا کیا
تھوڑی سی فوج سے پہلے تو یہ سرور آیا
اُس سے لڑنے کے لیے شام کا لشکر آیا

(۱۳)

اب بیاں کیا کروں کیسی تھی وہ تھوڑی سی سپاہ   خوب ہی فوج تھی اور خوب تھا اُس فوج کا شاہ
کچھ جواں اور کئی طفل تھے ایسے ہمراہ   جس کی تصویر سے ہو جائے خجل صورت ماہ
گرچہ اُس فوج میں اسوار بہت تھوڑے تھے
بُوئے گُل تھے وہ جوان مثلِ صبا گھوڑے تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

یہ تو اِس کوچ سے اب ہوگیا صغرا کو یقین   باپ کے ہاتھ کی مٹی مری قسمت میں نہیں
سب کو بابا نے مرے سامنے اسواریاں دیں   مجھکو تابوت ہی چھوٹا سا منگا دیں شہ دیں
بعد مرنے کے لب گور جو جائے صغرا
باپ کے ہاتھ کا تابوت تو پائے صغرا

(۵)

ہائے اب میں ہوں تنہائی ہے اور سونا گھر   نہ خبر مجھکو تمہاری نہ تمہیں میری خبر
دل کے بہلانے کو تم سب گئے ہیں سمجھا صغر   خالی جھولے سے میں ٹکراؤں گی یہاں اپنا سر
اُلفتیں دیکھ کے ایک ایک کی میں سیر ہوئی
ہائے اللہ مری موت کو کیوں دیر ہوئی

(۶)

میں نے چاہا تھا نہ دکھلاؤں یہ حال اپنا زبوں   جاؤں در پر بھی نہ رخصت کے لیے میں مجبوں
پھر یہ سوچا کہ حقیر اور بھی کیسے میں رہوں   بات ہی جب نہ کوئی پوچھے تو کس سے روٹھوں
متوجہ جو کسی کو میں نہیں پاتی ہوں
آپ ہی روٹھتی ہوں آپ ہی من جاتی ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷)

کہتے کہتے یہ گری خاک پہ صغرا ناگاہ سمجھے سب مرگئی وہ بولے کہ انا اللہ
پردہ محمل کا اُٹھا بانو پکاری یا شاہ نامبارک ہے سفر مرگئی بیٹی مری آہ
کیا صغرا نے سفر میں نہ سفر جاؤں گی
چھوڑ کے بیٹی کی میت میں کدھر جاؤں گی

(۸)

اُترے روتے ہوئے گھوڑے سے امامِ خوش خو اور کہا کہدو ابھی کوچ کا نقارہ نہ ہو
گود میں بیٹی کو لے کر کہا بی بی بولو دیکھ کر نبض دھرا ہاتھ کو دل پر رو رو
غش سے صغرا کے جو سب بیبیوں کو سکتا تھا
رو کے اصغر بھی بس ایک ایک کا منہ تکتا تھا

(۹)

ہوش میں آئی جو صغرا تو کیا شہ نے مقال اس نقاہت پہ مری جان سفر کا ہے خیال
بولی وہ میں بھی تو یہی کرتی ہوں سوال چھوڑو تنہا اُسے تم گھر میں ہو جس کا یہ حال
بعد اگر آپ کے جانے کے غش آنا مجکو
کون اس پیار سے گودی میں اُٹھانا مجکو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

چاند کے ٹکڑے چلے ہیں کئی ہمراہ حضور — چشمِ بد دور کہ ہے راہ کا خطرہ مشہور
وقت پر چاہیے کچھ ان کے تصدق کو ضرور — صدقے ہونے کے لیے چلتی ہے صغرا رنجور
جس پہ تم چاہیو اس پر مجھے قرباں کرنا
لیکن اصغر پہ فدا کرنا تو احساں کرنا

(۱۱)

رو کے بانو نے کہا میں تری غربت کے فدا — گر کہو اونٹ سے اب اتروں میں بے کس دکھیا
ہاتھ باندھوں میں ترے پاؤں پڑوں اے صغرا — پھر ملوں یا نہ ملوں تم نہ ہو مادر سے خفا
راہ بھر جاؤں گی روتی تری خاطر صغرا
پہلی منزل ہی میں ہو جاؤں گی آخر صغرا

(۱۲)

ماں کی آغوش میں واں پی رہا تھا دودھ اصغر — سن کے بیمار کی آواز وہ ہمکا رو کر
کی ہر اک سمت کو الفت بھری آنکھوں سے نظر — کہا صغرا نے ادھر دیکھو کھڑی ہوں میں ادھر
سہمے سہمے ہوئے کچھ تم نگراں ہوتے ہو
میری آنکھوں کا لہو بہتا ہے کیوں روتے ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳

الوداع اے مرے ننھے سے مسافر ناداں   الوداع اے مرے مظلوم میں تجھ پر ہوں فدا

آج ہی منہ پہ ہے پردیسیوں کی ساری شان   مسکرانا نہ اشارہ نہ ہمکنا اس آن

میرے بھولے مرے پیارے مرے کمسن بھائی

گھٹنیوں بھی نہ چلے گھر میں تم اک دن بھائی

۱۴

پھر یہ زینبؑ سے کہا راتوں کو میں تڑپوں گی   جلد تم لاؤ گی بابا کو تو میں لونڈی ہوں گی

ہاں پھوپھی اپنے پدر کو میں تمہیں سے لوں گی   وہ پکاری جو خدا چاہے گا تو ہاں دوں گی

وعدہ اس کا تو نہیں تم سے کئے جاتی ہوں

پر فدا کرنے کو دو بیٹے لیے جاتی ہوں

۱۵

اس طرح ہوتی تھی ایک ایک سے رخصت بیمار   کہ بجا کوچ کا نقارہ ہوئے شاہ سوار

در دولت سے بڑھی آگے سواروں کی قطار   ناگہاں آئی صدا ایک طرف سے اک بار

سمجھو اب خاتمۂ پنجتن پاک ہوا

سُنی جس جس نے وہ آواز جگر چاک ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۸

کوفے میں وکیلِ شہ جن و بشر آیا — اک شور ہوا مسلم عالی گہر آیا
کعبے کی طرف سے خضر نامہ بر آیا — اب راہ پہ بخت آیا کہ یہ راہ بر آیا
اب چشمۂ ایماں پہ پہنچ جائیں گے پیاسے
گھر بیٹھے ہمیں خضر ملے فضلِ خدا سے

(۲)

اب لکھتے ہیں یوں واقعۂ مسلم ذیجاہ — پچیس[۲۵] ہزار آئے تھے بیعت میں کہ ناگاہ
وارد ہوا واں مثلِ بلا ابنِ زیاد آہ — وارد ہوا واں مثلِ بلا ابنِ زیاد آہ
ہاں سب ہوں مشرف مری بیعت کے شرف سے
حاکم ہوں میں یہاں شام کے حاکم کی طرف سے

(۳)

مسلم کو جگہ دے گا جو گھر میں وہ گنہگار — زندہ ابھی چُن دوں گا میں اس کو تہ دیوار
اور بیعتِ شبیر کا ہوگا جسے اقرار — میں ہاتھ سے اپنے کھینچوں گا سرِ دار
مسلم پہ جفا وہ کروں حاکم کی مدد سے
جو فاطمہؑ روتی ہوئی یہاں آئے لحد سے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

مسلم نے بھی یہ سُن لیا بعضوں کی زبانی　　جُز خانۂ ہانی نہ پناہ اور کہیں جانی
ہانی کو یہ ایماں کا مِلا گنجِ نہانی　　پھر محفلِ حاکم میں طلب ہو گیا ہانی
بس آ گیا بے رحم زدو کُشت کے اوپر
دُرّے کئی سو مارے گئے پُشت کے اوپر

(۵)

وہ کہتا تھا مسلم کو ابھی تجھ سے میں لوں گا　　ورنہ میں تجھے قتل اسی آن کروں گا
یہ کہتا تھا سر دوں گا پہ مسلم کو نہ دوں گا　　اس امر پہ راضی نہ ہوا ہوں نہ میں ہوں گا
مسلم کا پتہ کافرِ ظالم کو بتا دوں
ہو جاؤں جو میں خاک تو مسلم کو چھپا دوں

(۶)

اک دوست تھا ہانی سو ہوا قید وہ غمخوار　　پھر رکھنے کا گھر میں نہ ہوا کوئی روادار
فاقوں سے جو لغزش تھی قدم کو دمِ رفتار　　چپکے سے یہ کہتے تھے کہ یا حیدرِ کرار
ہر کوچے میں غل تھا کوئی غیر آنے نہ پائے
ہاں لیجیو مسلم کو کہیں جانے نہ پائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳

ناگہہ پسرِ طوعہ نے یہ تذکرے سُن پائے کی فکر شقی نے کہیں گھر بار نہ لٹ جائے
کچھ شب تھی کہ حاکم کو خبر اُس نے یہ دی ہائے مسلم مرے گھر میں ہے کوئی جاکے پکڑ لائے
دی اُس نے ندا فوج کمر باندھ کے آئے
ہاں صبح نہ پیدا ہو کہ مسلم کا سر آئے

۱۴

لشکر کی ہوئی خانۂ طوعہ پہ چڑھائی مسلم نے وہاں جائے نماز اپنی بچھائی
ہمسائیوں کو طوعہ نے یہ بات سنائی مہمان مرا مرنے کو جاتا ہے دہائی
گھر طوعہ کا گھیرا گیا مہمان کی خاطر
جو گرد یہ انبوہ ہے اک جان کی خاطر

۱۵

اے شیعوں مسافر کی مدد کرنے کو آؤ اے مومنو حیدرؑ کے بھتیجے کو بچاؤ
قرآن کو دو بیچ میں سوگند بھی کھاؤ یہ کعبے کو پھر جاتا ہے لشکر کو ہٹاؤ
کیوں لڑنے کو سب آتے ہیں کس سے لڑا ہے
بیچارہ مرے حجرے میں فاقے سے پڑا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۶)

پھر تھام لیا مسلم مظلوم کا داماں کہتی تھی نہ جا میں ترے صدقے ترے قرباں
حاکم کو میں دے دوں گی جواب اے مرے مہماں لونڈی ہوں میں زہرا کی جو قدموں پہ نہ دوں جاں
مہماں مرے گھر سے نکل کر جو مرے گا
زہراؑ سے مجھے حشر میں شرمندہ کرے گا

(۱۷)

مسلم نے کہا ضامن جنت ہوں میں تیرا اے فاطمہؑ کی لونڈی رضا دے پئے زہراؑ
پھر دھیان میں بیٹوں کے یہ رو کر کہا گویا پردیسوں بابا نے خدا کو تمہیں سونپا
ہم مر کے یہاں بے کفن و گور رہیں گے
سر کٹ کے بدن پیاروں کے دریا میں بہیں گے

مرثیہ ۱۰

جب داغ بیکسی نہ سکینہ اُٹھا سکی اور درد دل نہ خوف کے مارے سنا سکی
کھائے طمانچے شمر کے جب تک کہ کھا سکی بس کم تھا دکھ بہت تھے نہ برداشت لا سکی
روئی جو ظالموں نے جفا بے شمار کی
آخر یہ جبر دیکھ کے موت اختیار کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲)

گر آہ کی تو شمر پکارا خموش ہو — اور چپ ہوئی تو بے پدری نے کہا کہ رو
گہہ شدتِ عطش سے پکاری کہ پانی دو — گہہ یاد کر کے رہ گئی بابا کی پیاس کو
سوئی جو آنسو پونچھ کے چشمِ پُر آب سے
ہے ہے حسینؑ کہہ کے وہ اُٹھ بیٹھی خواب سے

(۳)

دل میں سما گیا تھا جو شمرِ لعین کا ڈر — سوتے میں بھی جھجک کے یہ کہتی تھی رات بھر
فریاد چھینتا ہے گُہر شمرِ بد گہر — اماں بچاؤ آتا ہے دُرّہ لیے عمر
زینبؑ پھوپھی بٹھا لو کلیجہ دھڑکتا ہے
سجاد بھائی دیکھو وہ خُولی گھُرکتا ہے

(۴)

چپ تھی تو چپ تھی بولتی تھی تو ڈری ہوئی — وہاں شمر آیا تن میں یہاں تھرتھری ہوئی
تھی آہ بات بات پہ لب پر دھری ہوئی — گردن کی ریسمان لہو سے بھری ہوئی
دم رکنے لگتا تھا تو رسن کھول دیتی تھی
باہر جو شمر بولتا تھا باندھ لیتی تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۵)

بن فرش سوتے سوتے جمی پیرہن میں گرد　　رہنے لگا تڑپتے تڑپتے بدن میں درد
دل غم سے جلتے جلتے ہوا زندگی سے سرد　　تھا فاقے کرتے کرتے بدن خشک چہرہ زرد
چلّانا رونا شمر کی دہشت سے چھٹ گیا
یہاں تک گلا بندھا کہ دم آخر کو گھٹ گیا

(۶)

جب پیاس لگتی رو کے چچا کو پکارتی　　دُکھتے جو کان شاہِ ہُدا کو پکارتی
آتا نہ جب کوئی تو خدا کو پکارتی　　جینے سے تنگ آ کے قضا کو پکارتی
کہتی تھی نے چچا نہ امامِ اُمم رہے
شمرِ لعین کی گھڑکیاں کھانے کو ہم رہے

(۷)

فاقوں سے رفتہ رفتہ یہ لاغر بدن ہوا　　اکثر بدن سے خُوں بھرا کُرتا اُترتا
آواز بند ضعف سے منہ پیاس سے کُھلا　　تو پوست برگِ گل کی طرح چہرے سے جُدا
جاری تھے آنسو آنکھوں سے اور خون کان سے
پیدا تھا شور ہائے حُسینا زبان سے

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

حالِ شبِ وفاتِ سکینہؑ ہے یادگار　　گویا کہ اپنی مرگ تھی بیکس پہ آشکار

ملتی تھی شام سے وہ گلے سب کے بار بار　　ماں کی بلائیں لیتی تھی وہ ماں کی غمگسار

تسلیم کو پھوپھی کی کبھی سر جھکاتی تھی

تھی بے خطا یہ سب سے خطا بخشواتی تھی

مرثیہ ۹

صغراؑ کے لیے تحفۂ غم لاتی ہے زینبؑ　　بے سبطِ نبی سوئے وطن جاتی ہے زینبؑ

جو پوچھتا ہے بھائی کو شرماتی ہے زینبؑ　　مُنہ کر کے بقیعؑ کو یہ چلاتی ہے زینبؑ

فریاد چمن لُٹ گیا محبوبِ خدا کا

اماں مجھے پُرسا دو بہترؑ شہدا کا

(۲)

ایسی نہ جدائی ہو کسی بھائی بہن میں　　بھائی رہا جنگل میں بہن آئی وطن میں

جس وقت گلا کٹتا تھا مانجائی کا رن میں　　میں آپ کو چلاتی تھی اس رنج و محن میں

وہاں تو نہ سُنی آپ نے فریاد ہماری

اب لُٹ کے یہاں آئی ہوں دو داد ہماری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳)

زینبؑ کی تو تھی مرقدِ زہراؑ سے یہ گفتار ۔ صغرا کو خبر مختلف آتی تھی یہ ہر بار
کہتا ہے کوئی ہے نہ وہ لشکر نہ علمدار ۔ سب وارثوں میں زندہ ہے اک عابدِ بیمارؑ
دل ٹکڑے ہوا جاتا ہے ہر ایک خبر سے
زہراؑ کی طرح وہ بھی نکل آئے نہ گھر سے

(۴)

ہمجولیاں کہتی تھیں کہ اے فاطمہ صغرا ۔ تحقیق خبر پاؤ تو ماتم کرو برپا
بی بی ترا بابا تو سب اُمت کا ہے بابا ۔ ہر گھر میں بپا ہوگئی عزائے شہ والا
وارث بخدا سارے زمانے کے مُوئے ہیں
ہم سب ترے ہمراہ یتیم آج ہوئے ہیں

(۵)

القصہ چلی ایک طرف مادرِ عباسؑ ۔ پر دل میں تھے سو طرح کے اندیشہ و وسواس
سر ننگے بشیر اس طرف آتا تھا بصد یاس ۔ دیکھا جو جلال ان کا لگا کہنے وہ بے آس
سیدانیوں کی شان و شکوہ اب نہیں سب ہے
پر گھر سے نکل آنا قیامت ہے غضب ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶)

یہ کہہ کے لگا پیٹنے منہ اپنا وہ ناشاد　　عباسؑ کی ماں نے کہا کیوں کرتا ہے فریاد
وہ بولا کہ عباسؑ علی آتے مجھے یاد　　تم قاصدِ صغرا ہو میں ہوں قاصدِ سجادؑ
عابدؑ کا فرستادہ میں آیا ہوں اِدھر کو
جو پوچھنا ہے پوچھ لو جاتی ہو کدھر کو

(۷)

تیورا کے گری خاک پہ اور پوچھا کئی بار　　کیوں بھائی نہ دیکھوں گی میں شبیرؑ کا دیدار
خیراب مرے محبوب کا کر حال تو اظہار　　خیراب مرے محبوب کا کر حال تو اظہار
تنہائی کا مظلومی کا یا بے وطنی کا
فاقوں کا جراحت کا کہ تشنہ دہنی کا

(۸)

جس دم شہِ بے کس پہ ہوئی بے کسی و یاس　　اصغر تھے نہ اکبر تھے نہ تھے قاسم و عباسؑ
شاہِ شہدا ہو چکے جب پیاروں سے بے آس　　یا زخم تھا یا درد تھا یا بھوک تھی یا پیاس
اس وقت شہِ دیں کا بدن کانپ رہا تھا
لاشہ ترے فرزند کا ریتی پہ پڑا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۹)

اس حرف کا سننا تھا کہ غش ہو گئی ماں   ہوش آیا تو بینائی میں تھا فرق سراسر
اک سمت نقاب ایک طرف پھینکدی چادر   ماتھے پہ عصا مارا ہوا شق سرِ انور
بے چین تھی اور کہتی تھی واقرّتہ العینا
اب پنجتن پاک موئے ہائے حُسینا

(۱۰)

رستے میں تڑپتی تھی ابھی وہ جگر افگار   جو قافلہ بیووں کا ہوا آہ نمودار
پھر قافلے کے آگے بڑھا شاہ کا رہوار   سر ننگے عصا تھامے ہوئے عابدِ بیمار
بلوہ تھا خلائق کا اِدھر اور اُدھر کو
شبیرؑ کا دُلدل تھا جھکائے ہوئے سر کو

(۱۱)

اک لڑکی خبر لائی کہ اے فاطمہ بیمار   دیکھو آئی ہیں اس غول میں ہے شاہ کا رہوار
لاغر ہے بہت کانپ کے گر پڑتا ہے ہر بار   بے ہوش سُموں پہ ہیں پڑھیں بیبیاں دعا
اللہ کی قدرت ہے کہ جیتا ہے وہ گھوڑا
کہتے ہیں کہ پانی نہیں پیتا ہے وہ گھوڑا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

القصہ وہ گھوڑا سرِ دروازہ جو آیا — اک طشت میں پانی وہاں صغرا نے منگایا
مرکب کی طرح طشت میں ہاتھوں پہ اُٹھایا — نعرہ کیا رہوار نے گردن کو جھکایا
بولا میں پیمبر کے نواسے کا ہوں گھوڑا
پانی نہیں پینے کا کہ پیاسے کا ہوں گھوڑا

۱۳

یہ ذکر تھا جو آئے سوار اونٹوں پہ ساداتؑ — سر کھولے سیاہ کپڑے وہ پہنے ہوئے ہیہات
صغرا سے کہا قبرِ محمدؐ پہ چلو سات — بی بی کے لیے بابا نے کچھ بھیجی ہے سوغات
یہاں کیا کہیں استادہ ہیں سب لوگ وطن کے
روضہ پہ دکھاؤں گی تجھے نیل رسن کے

۱۴

روتی ہوئی صغرا بھی چلی قافلے کے ساتھ — آکر در روضہ پہ گرے اونٹوں سے ساداتؑ
پھر روضۂ اقدس میں گیا اسپِ شہِ خوش ذاتؑ — اور گردِ لحد پھر کے گرا ہانپتی ہیہات
بولا کہ دہائی شہ ابرار کو مارا
اُمت نے تمہاری مرے اسوار کو مارا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۵

اک بار چلے سب طرفِ مرقدِ زہراؑ زینبؑ نے پر اس قبر سے جنبش نہ کی اصلا
کلثومؑ نے شانے کو ہلا کر کہا بھینا کیا والدہ کی قبر کو تم دو گی نہ پرسا
اب چل کے ذرا مرقدِ زہراؑ کی خبر لو
آئی ہو سفر سے ذرا تسلیم تو کر لو

۱۶

زینبؑ نے کہا بس مجھے شرماؤ نہ بھینا کیا فاتحہ پڑھنا مرا اور کیا مرا مجرا
کس منہ سے میں لوں فاطمہؑ کی قبر کا بوسہ اک تیر بھی بھائی کے عوض میں نے نہ کھایا
تسلیم تو واجب ہے کہ آئی ہوں سفر سے
کیا بھائی کو میں ساتھ میں لائی ہوں سفر سے

۱۷

لوگو مرے ماں جائے کو پردیسی کو لاؤ بے وارثوں کے وارث و والی کو بلاؤ
لوگوں مری اماں کی امانت سے ملاؤ لوگو مرے بابا کی نشانی سے ملاؤ
نانا کے بھی روضہ پہ صدا ملوں گی
بن بھائی کے اماں کے نہ روضہ پہ چلونگی

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۱۱

بدظن جو ہوا آہ یزیدِ ستم ایجاد   کیا قہر ہے پھر قید ہوئے حضرتِ سجّاد
پھر زیورِ آہن انہیں پہنا گئے جلّاد   لاچار سُوئے شام چلے حضرتِ سجّاد
رنجِ شہِ والا میں گرفتار تھیں زینبؑ
لکھا ہے کہ اُس عہد میں بیمار تھیں زینبؑ

۲

جس دم یہ خبر پاگئیں واحسرۃ و دردا   سجّادِ حزیں قید ہوئے جاتے ہیں تنہا
اس مرتبہ روئیں کہ نہ تھا زیست کا نقشہ   کہتی تھیں نہ چھوڑوں گی میں عابدؑ کو اکیلا
تیرِ غم و حسرت کا نشانہ ہوئیں زینبؑ
فضّہ کو لیا ساتھ روانہ ہوئیں زینبؑ

jabir.abbas@yahoo.com

۳

رستے میں بھتیجے سے ملیں زینبؑ ناچار   پہنچیں معہ سجّاد کسی دشت میں یک بار
اُس روز رہے شب کو وہیں عابدؑ بیمار   مُنہ ڈھانپ کے روئیں جو ہوئے صبح کے آثار
عابدؑ سے کہا خواب میں آج آئے تھے بھائی
تشریف ہمیں دیکھنے کو لائے تھے بھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

اس دشت میں لائے تھے جو اعدا سرِ سرورؑ ٹھہرے تھے بس اک نخل کے نزدیک ستمگر
رکھی تھی سناں پر سرِ شہ اُس کے برابر شاخیں ہوئی تھیں خون گلِ فاطمہؑ سے تر
فضّہ سے کہا دیکھ لے وہ نخل اِدھر ہے
اب اِس سے مِل لوں کہ سوئے خُلد سفر ہے

(۵)

فضّہ گئی صحرا میں نظر اس نے جو اک سُو دیکھا جو درخت اُس نے تو جاری ہوئے آنسو
زینبؑ کو وہاں لے گئیں وہ بیکس و خوشخو اُس نخل سے آئی جو گلِ فاطمہؑ کی بو
جی یادِ سرِ شاہ میں کھوتی رہی زینبؑ
اُس نخل سے لپٹی ہوئی روتی رہی زینبؑ

(۶)

چلّائیں عجب درد سے ہے ہے شہِ ذیشان باغ ایک جو تھا متصلِ زینبؑ نالاں
تھا اُس میں زبیر ابنِ نمیر ایک بدایماں کہتے ہیں وہی تھا چمن آرائے گلستاں
بدعت میں خلش میں وہ سوا خار سے نکلا
رونے کی صدا سُن کے وہ گلزار سے نکلا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷)

دستِ ستم ایجاد میں تھے آہنی اوزار آگاہ ہوا بنتِ علیؑ سے جو ستمگار
وہ ظلم کیا اُس نے ہلا گنبدِ دوّار صدمے سے جُھکی خواہرِ شاہنشاہِ ابرار
تھرائے فلک آئیں جو تیورا کے زمیں پر
غُل تھا کہ گریں فاطمہؑ غش کھا کے زمیں پر

(۸)

بس بہرِ ملاقاتِ برادر گئیں زینبؑ زیرِ شجرِ تمر قضا کر گئیں زینبؑ
روتے رہے عابدؑ سوئے کوثر گئیں زینبؑ جنگل میں برادر کی طرح مر گئیں زینبؑ
فضّہ نے کہا پیٹ کے فریادِ خدا کی
لو احمدِ مرسلؐ کی نواسی نے قضا کی

(۹)

سجّادؑ کا تھا حال غم و رنج سے تغیّر تھا صاحبِ اعجاز جو وہ صاحبِ توقیر
گردن سے ہوا طوق جدا پاؤں سے زنجیر کی صورتِ دفن و کفنِ خواہرِ شبیرؑ
آفت سے چھٹیں زینتِ تربت ہوئیں زینبؑ
بھائی سے ملیں داخلِ جنّت ہوئیں زینبؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

تیار ہوئی دخترِ زہرا کی جو تُربت عابدؑ نے کیا کوچ ہوئے قبر سے رخصت
جس وقت چلے سوئے وطن مہرِ امامت فِضّہ کو نہ تھا ہوش یہ تھی شدتِ رقّت

ہر چند سبھی کہتے رہے منّت و کد سے
فِضّہ نہ ہٹی حضرت زینبؑ کی لحد سے

(۱۱)

وہ قہر وہ صحرا وہیں رہنا وہیں تنہا ہر شب کو ٹکا صبح کو منہ اشکوں سے دھونا
طاعت کبھی تُربت کی تصدق کبھی ہونا کرنا کبھی جاروب کشی بیٹھ کے رونا

کہتے ہیں اسے عشق پسِ مرگ وہیں ہے
فِضّہ کی لحد مرقدِ زینبؑ کے قریں ہے

مرثیہ ۱۲

یوں بیاں کرتا ہے اک راوی غمگین و حزیں ایک دولہا لئے جاتا تھا برات اپنی کہیں
وہبِ کلبی تھا لقب تھا وہ غلامِ شہِ دیں دور سے اُس کو نظر آگئی مقتل کی زمیں

دل پہ شبیرؑ کے ماتم کا اثر ہونے لگا
دیکھ کر گنجِ شہیداں کی طرف رونے لگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲)

اک زمیندار کھڑا تھا یہ کیا اُس سے کلام — کس کی یہ فوج ہے اور کس کے یہ لاشے ہیں تمام
یہ جو زخمی ہے کھڑا لاکھوں میں کیا اس کا ہے نام — رو کے وہ شخص پکارا کہ ہے رونے کا مقام
ہیں یہ جلاد جو کھینچے ہوئے شمشیریں ہیں
اور زہراؑ کے مُرقع کی یہ تصویریں ہیں

(۳)

اور یہ مظلوم جو کھاتا ہے کھڑا نیزہ و تیر — ہے سخی ابن سخی اور امیر ابن امیر
وطن آوارہ مصیبت زدہ بےکس دلگیر — ہے یہی تین شب و روز کا پیاسا شبیرؑ
اب تلک صبح سے لُوٹا گیا باغ زہراؑ
اب یہ بے رحم بجھاتے ہیں چراغ زہراؑ

(۴)

یوں تو اک ظلم سے اک ظلم ہوا شہ پہ سوا — تین صدموں میں مگر صبر کا یارا نہ رہا
اک جواں اس کا بھتیجا تھا حسنؑ کا بیٹا — شب کو وہ دولہا بنا صبح شہیدوں میں ملا
اُس کے مرنے کی خبر شہ نے جو پہنچائی تھی
ماں دولہن کے لیے سر ننگے نکل آئی تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۵)

دوسرا غم ہے یہ اک بھائی تھا اس کا صفدر — جب سے وہ مر گیا سیدھی نہیں ہوتی ہے کمر
اب بھی روتا ہے اُسے ہائے برادر کہہ کر — بے کفن لاش وہ اس کی ہے پڑی دریا پر
ابھی یہ لاش عجب درد سے تھرائی تھی
لڑکی اک ہائے چچا کہہ کے جو چلائی تھی

(۶)

تیسرا حادثہ میں کیا کہوں پھٹتا ہے جگر — اُس کا اک بیٹا تھا اٹھارہ برس کا اکبرؑ
برچھیوں سے ابھی مارا گیا رن میں وہ پسر — حیف ہے دفن ہوئی رات کو جس کی مادر
غمِ اکبرؑ میں اُسے کیا کہوں کیونکر دیکھا
سب نے میدان میں زینبؑ کو کھلے سر دیکھا

(۷)

وہبِ کلبی نے وہیں خاک پہ پٹکی دستار — بپا ماتم ہوا جینا نظر آیا دشوار
مادرِ وہب نے جس وقت سنی یہ گفتار — پیٹتی سر کو محافے سے گری وہ ناچار
کہا بیٹے سے کہ موقع نہیں یہ رونے کا
وقت ہے سبطِ پیمبر کے وداع ہونے کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

باندھ کر دستِ حنائی کو پکارا دلدار　　اتنی تاکید نہ فرماؤ میں خود ہوں تیار

مگر اک رات کی بیاہی کا ہے صدمہ دشوار　　پوچھ لوں اُس سے تو ہوں جا کے میں آقا پہ نثار

اپنے ماتم میں اُسے دے دوں قسم رونے کی

آرزو ہے مجھے مولا پہ فدا ہونے کی

(۹)

بولی وہ عقل ہے عورت کی ناقص بیٹا　　اب نہ کچھ پوچھ نہ کچھ کہہ تو کسی سے بیٹا

دی دولہن بھی صدا شوق سے جا شوق سے جا　　نام پر فاطمہؑ کے مہر بھی میں نے بخشا

کیوں نہ منظور مجھے اپنا رنڈاپا ہووے

جب دولہن قاسمؑ نوشاہ کی بیوہ ہووے

(۱۰)

سُن کے یہ گنجِ شہیداں کو وہ نوشاہ چلا　　ہاتھ باہم جو ملے چھوٹ گیا رنگِ حنا

ماں بھی ہمراہ تھی تھامے ہوئے بازو اُس کا　　اور محافے میں دولہن رات کی مشغولِ بکا

پہنچے یہ اُس گھڑی خدمت میں شہ والا کی

غش سے جب بند تھیں آنکھیں پسرِ زہراؑ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۱)

مادرِ وہب ادب سے نہ گئی شہ کے حضور   دونوں ہاتھوں سے بلائیں لیں کھڑی رہ کے دُور
اور کہا غرق بہ خوں دیکھ کے شکلِ پُر نور   حیف جیتی نہ ہوئی آج بتولِ مغفور
کھول کر گیسوؤں کو حشر وہ برپا کرتی
فاطمہؑ دیکھتی ان زخموں کو تو کیا کرتی

(۱۲)

سُن کے یہ ہوش میں آئے جو امامِ خوشخو   اور نظر پاس سے کی پونچھ کے آنکھوں سے لہو
کہا آہستہ ترا نام ہے کیا کون ہے تو   بے کسی پر مری اس دم نہ بہانا آنسو
دوستی میں مری سب لوگ ضرر پاتے ہیں
رحم اس شہر میں سیّد پہ نہیں کھاتے ہیں

(۱۳)

مادرِ وہب نے رو کر یہ کہا آ کے حضور   اے خوشا تری لونڈی ہوں میں بیکس مجبور
واری کچھ اور تو اس دم نہیں مجکو مقدور   نذر لائی ہوں میں فرزند سو ہووے منظور
حق یہ زہراؑ کی کنیزی کا ادا کرتی ہوں
رات کا بیاہا پسر تم پہ فدا کرتی ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۱۳

دشمن معاویہ ہوا شاہ حسنؑ کا جب — ساکت وہ چند روز رہا پھر کیا غضب
مروان تھا مدینے کا حاکم عدوئے رب — بھجوایا اُس کو زہر لکھے واقعات سب
تاکید کی کہ بغض ہے شبیرؑ کی ذات سے
کھلوا دے زہر دخترِ اشعث کے ہات سے

(۲)

اشعث کے خاندان سے واقف ہیں شیخ و شاب — بیٹی تھی اُس کی مکر کی پتلی تھی لاجواب
اس کے وسیلے سے ہوا مروان کامیاب — بے حال زہر پی کے ہوا ابنِ ابوتراب
جو کچھ معاویہ نے لکھا تھا وہ ہو گیا
جاگا ہوا نصیب مدینے کا سو گیا

(۳)

اس قہر کا وہ زہر تھا آفت کا تھا اثر — دم بھر میں ٹکڑے ٹکڑے ہوا شاہ کا جگر
غل پڑ گیا حسنؑ کا زمانے سے ہے سفر — حیدرؑ کا سبز پوش تڑپتا ہے فرش پر
زہراؑ کی بیٹیوں پہ مصیبت پھر آئی ہے
گھر لُٹ رہا ہے عازمِ فردوس بھائی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

مسلم نے بھی یہ سُن لیا بعضوں کی زبانی — بُجز خانۂ ہانی نہ پناہ اور کہیں جانی
ہانی کو یہ ایماں کا ملا گنج نہانی — پھر محفلِ حاکم میں طلب ہو گیا ہانی
بس آگیا بے رحم زد و کُشت کے اوپر
دُرّے کئی سو مارے گئے پُشت کے اوپر

(۵)

وہ کہتا تھا مسلم کو ابھی تجھ سے میں لوں گا — ورنہ میں تجھے قتل اسی آن کروں گا
یہ کہتا تھا سر دوں گا پہ مسلم کو نہ دوں گا — اس امر پہ راضی نہ ہوا ہوں نہ میں ہوں گا
مسلم کا پتہ کافر و ظالم کو بتا دوں
ہو جاؤں جو میں خاک تو مسلم کو چھپا دوں

(۶)

اک دوست تھا ہانی سو ہوا قید وہ غمخوار — پھر رکھنے کا گھر میں نہ ہوا کوئی روادار
فاقوں سے جو لغزش تھی قدم کو دمِ رفتار — چپکے سے یہ کہتے تھے کہ یا حیدرِ کرار
ہر کوچے میں غل تھا کوئی غیر آنے نہ پائے
ہاں لیجیو مسلم کو کہیں جانے نہ پائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷)

وارد ہوئے ناگاہ در طوعہ پہ ششدر تسبیح بہ کف ذکرِ خدا میں تھا وہ در پر

حضرت نے کہا خشک زباں اپنی دکھا کر نذرِ پسرِ فاطمہؑ اک پانی کا ساغر

احسان کر اللہ و پیمبر کا تصدق

پانی دے مجھے ساقیٔ کوثر کا تصدق

(۸)

طوعہ گئی اور جام لبالب دیا لا کر حضرت نے پیا بیٹھ کے دروازے کے اُوپر

پھر کوزے کو وہ رکھ کے یہاں آئی مکرر دیکھا کہ ہیں بیٹھے ہوئے زانو پہ رکھے سر

دل میں کہا اس شہر میں یہ گھر نہیں رکھتا

یہ گھر نہیں رکھتا کوئی یاور نہیں رکھتا

(۹)

اُٹھ جانے کو طوعہ نے کہا جبکہ کئی بار کعبے کی طرف مڑ کے یہ کرنے لگے گفتار

اے سبطِ نبی ہم بھی ہیں کیا بیکس و ناچار دروازے پہ رہنے کا نہیں کوئی روادار

اس رات کی ذلت اور اذیت ہم اُٹھائیں

نانا سے کہو کل ہمیں جنت میں بلائیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

پھر دیکھ کے طوعہ کی طرف بولے یہ رو کر گھر ہوتا تو ہم کاہیکو یوں بیٹھتے در پر
زینبؑ ہے نہ بانو ہے نہ زوجہ ہے نہ دختر یہاں میرے لیے فکر کسے ہوئے گی دختر
شبیرؑ جدا مجھ سے ہیں عباسؑ جدا ہیں
اک ہم تنِ تنہا یہاں محبوس بلا ہیں

(۱۱)

حیرت ہوئی طوعہ کو یہ بولی وہ حق آگاہ شبیرؑ ترا کون ہے اے بندۂ اللہ
رو کر کہا سردار ہیں آقا ہیں شہنشاہ وہ بولی کہ کیا آیا تھا مسلم کے تو ہمراہ
شرما کے کہا وہ وطن آوارہ میں ہی ہوں
مسلم جسے کہتے ہیں وہ بیچارہ میں ہی ہوں

(۱۲)

ہاتھوں کو بڑھا کر یہ پکاری وہ خوش ایماں تو نائب شبیرؑ ہے میں ہوں ترے قرباں
اے موت کے مہماں مرے گھر میں تو ہو مہماں آواز بتولؑ آئی خدا پر ہے یہ احساں
مسلم کو تو حجرہ دیا اُس اہلِ وفا نے
بخشا اُسے فردوس کا گلزار خدا نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۳)

ناگہہ پسرِ طوعہ نے یہ تذکرے سُن پائے
کی فکر شقی نے کہیں گھر بار نہ لٹ جائے
کچھ شب تھی کہ حاکم کو خبر اُس نے یہ دی ہائے
مسلم مرے گھر میں ہے کوئی جا کے پکڑ لائے
دی اُس نے ندا فوج کمر باندھ کے آئے
ہاں صبح نہ پیدا ہو کہ مسلم کا سر آئے

(۱۴)

لشکر کی ہوئی خانۂ طوعہ پہ چڑھائی
مسلم نے وہاں جائے نماز اپنی بچھائی
ہمسائیوں کو طوعہ نے یہ بات سنائی
مہمان مرا مرنے کو جاتا ہے دہائی
گھر طوعہ کا گھیرا گیا مہمان کی خاطر
چو گرد یہ انبوہ ہے اک جان کی خاطر

(۱۵)

اے شیعوں مسافر کی مدد کرنے کو آؤ
اے مومنو حیدرؑ کے بھتیجے کو بچاؤ
قرآن کو دو بیچ میں سوگند بھی کھاؤ
یہ کعبے کو پھر جاتا ہے لشکر کو ہٹاؤ
کیوں لڑنے کو سب آتے ہیں کس سے لڑا ہے
بیچارہ مرے حجرے میں فاقے سے پڑا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

چلاتے تھے حسینؑ کہ ہے ہے ہوا یہ کیا   زینبؑ پکارتی تھی ارے کس نے کی دغا
ناگاہ طشت سبط نبیؐ نے طلب کیا   قے ہوگئی شروع اذیت ہوئی سوا
افسوس یہ سلوک تھا نیک خو کے ساتھ
گرنے لگے کلیجے کے ٹکڑے لہو کے ساتھ

(۵)

غش میں حسنؑ تھے ہوگئے ہشیار ناگہاں   پھیلائے ہاتھ آنکھوں سے آنسو ہوئے رواں
شبیرؑ لپٹے سینے سے کرتے ہوئے فغاں   یوں دونوں بل کے روئے کہ حشر ہوا بپا
بیتاب سب کے دل ہوئے درد جدائی سے
شبیرؑ نے راز دل جو کہا چھوٹے بھائی سے

(۶)

رو کر کہا حسینؑ نے میں ہوں امیدوار   حضرت پہ حال موت ہے جس وقت آشکار
فرمائے گا بندے سے اے شاہ نامدار   بولے حسنؑ کہ کہتے تھے محبوب کردگار
ہم اہلبیت کی نہ کبھی عقل جائے گی
حالت وہی رہے گی قضا بھی جب آئے گی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷

دے ہاتھ میرے ہاتھ میں اے راضیِ رضا　　جب آسماں سے قابضِ ارواح آئے گا
دے گا فشار ہاتھ کو اُس وقت مجتبیٰ　　تعمیل حکم کر کے وہ کرنے لگا بُکا
شبّر نے تھوڑی دیر میں اوپر نگاہ کی
بھائی کا اپنے ہاتھ ہلایا اور آہ کی

۸

بعد اس کے کلمہ پڑھنے لگے شاہِ نیک کام　　دیکھا رُخ حسینؑ کو اور ہو گئے تمام
سر بیبیوں نے کھول دیے کہہ کے یا امام　　میّت کے گرد ماتمیوں کا تھا اژدہام
یثرب نے خاک اڑائی کہ بستی اُجڑ گئی
قاسمؑ کے رُخ پہ گرد یتیمی کی پڑ گئی

۹

سامانِ دفن پانچویں معصومؑ نے کیا　　غسل و کفن برادرِ مسموم کو دیا
کپڑے نئے پہن چکا جب نورِ کبریا　　سر پیٹنے لگے حرمِ شاہِ اوصیا
غل تھا حسنؑ جماعتِ سادات سے چلے
شبّرؑ گھر سے بھائی کا تابوت لے چلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

چاہا نبیؐ کے روضے میں ہو مرقدِ حسنؑ　　روکا مخالفوں نے ہوئے بڑھ کے طعنہ زن
شبرؑ کا جانشین جو ہوا ان سے ہم سخن　　برسائے تیر ظالموں نے اُس پہ دفعتاً
تابوت مجتبیٰؑ سے وہ ناوک گزر گئے
غیظ آ گیا حسینؑ کو لیکن ٹھہر گئے

(۱۱)

یاد آ گئی وصیتِ مقتولِ بے گناہ　　واں سے جنازہ لے کے بقیع میں آئے شاہ
پڑھ کر نماز رونے لگا فدیۂ الٰہ　　کھودی گئی لحد تو کیا سب سے شور آہ
پیوست تھے جنازۂ شاہِ زمن میں تیر
ہاتھوں پہ لاش اٹھائی تو نکلے کفن میں تیر

(۱۲)

ڈوبا زمیں میں چاند پیمبرؐ کا ناگہاں　　روحِ رسولؐ کرنے لگی نالہ و فغاں
بیٹے پہ صدقے ہونے کو نکلی لحد سے ماں　　پہنچے نجف سے حیدرِؑ کرار نوحہ خواں
تُربت میں والدین سے عُزلت گزیں ہوا
دلبندِ بوتراب کو فرشِ زمیں ملا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۱۴

جب طبلِ مخالف کی صدا آتی تھی رن سے
دل بیبیوں کے سینوں میں ہو جاتے تھے سن سے
بچے نہ جدا ہوتے تھے سلطان زمن سے
لپٹی تھی بہن بھائی سے اور بھائی بہن سے
چلاتی تھی ہے ہے مرے ماںجائے برادر
بن بھائی کی ہوتی ہے بہن ہائے برادر

(۲)

بھیا مجھے غربت میں نہ تم چھوڑ کے جاؤ
سیدانی کو آفت سے اسیری کی بچاؤ
نکلے مرا دم تن سے تو پھر برچھیاں کھاؤ
بن لے جو مری قبر تو جنگل کو بساؤ
کیا کم تھا مرے واسطے ماں باپ کا مرنا
اللہ نہ دکھلائے مجھے آپ کا مرنا

(۳)

عادل ہو عدالت سے کہو یا شہ صفدر
کیا کہہ کے دلِ زار کو سمجھائے برادر
دنیا میں کوئی اور ہے زینبؑ کا برادر
قربان گئی صبر مجھے آئے گا کیونکر
مسند کو محمدؐ کی میں لٹتے ہوئے دیکھوں
ہے ہے یہ گلا تیغ سے کٹتے ہوئے دیکھوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

صدقے میں ترے اے اسد اللہ کے پیارے — اماں کے وہ دُکھ درد مجھے یاد ہیں سارے
آقا ترے بدلے کوئی نیزے مجھے مارے — سیدؑ ترے قدموں پہ مرا سر کوئی وارے
پردیس میں رسّی سے بندھیں ہاتھ بہن کے
ماں جائے کو رہنے دیں مگر ساتھ بہن کے

(۵)

منہ سینے پہ رکھے جو بلکتی تھی وہ دلگیر — ہر آہ تھی حضرت کے کلیجے کے لیے تیر
سر چھاتی سے لپٹائے ہوئے کہتے تھے شبیرؑ — بس صبر کرو غش کہیں آجائے نہ ہمشیر
بیٹھی ہو بہر صبر علیؑ اکبر کے الم میں
کیا جان گنوا دو گی بہن بھائی کے غم میں

(۶)

گر مر گئیں ہو جائے گا گھر اور بھی خالی — صدمے سے جئے گی نہ سکینہؑ مری بالی
ہو میرے یتیموں کی تمہیں پالنے والی — صابر جو ہیں ملتا ہے اُنھیں مرتبہ عالی
ایسا تو کسی کو غمِ تنہائی نہ ہوگا
اللہ تو سر پر ہے اگر بھائی نہ ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷)

کیا آگے بہن کے کوئی مرتا نہیں بھائی　　برسوں جو رہے وصل تو اک دن ہے جدائی
لُٹ جاتی ہے اک آن میں برسوں کی کمائی　　جاتی نہیں بے جان لئے جب اجل آئی
ملتا نہیں پھر خلق سے جو جاتا ہے زینبؑ
رونے سے مسافر کہیں پھر آتا ہے زینبؑ

(۸)

غربت میں کبھی تم سے بچھڑتا نہ برادر　　کیا کیجیے تقدیر جدا کرتی ہے خواہر
پردیس میں برباد ہوں بچے کہ لٹے گھر　　بندہ ہوں اطاعت سے نہ ہوں گا کبھی باہر
بہتر ہے وہی جس میں رضامندی رب ہو
کیا عذر ہے سرکار میں جس وقت طلب ہو

(۹)

ہمشیر کا غم ہے کسی بھائی کو گوارا　　مجبور ہے لیکن اسد اللہ کا پیارا
تیغ غم فرقت سے کلیجہ ہے دو پارا　　کس سے کہوں جیسا مجھے صدمہ ہے تمہارا
اس گھر کی تباہی کے لیے روتا ہے شبیرؑ
تم چھٹتی نہیں ماں سے جدا ہوتا ہے شبیرؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

مر کر بھی نہ بھولوں گا میں احسان تمہارے　　بیٹوں کو بھلا کون بہن بھائی پہ وارے

پیدا نہ کیا اُن کو جو تھے جان سے پیارے　　بس ماں کی محبت کے یہ انداز ہیں سارے

فاقے میں ہمیں برچھیاں کھانے کی رضا دو

بس اب یہی الفت ہے کہ مرنے کی رضا دو

(۱۱)

لو جاتے ہیں ہمشیر خدا حافظ و ناصر　　اب جسم ہے اور تیر خدا حافظ و ناصر

اے بانوئے دلگیر خدا حافظ و ناصر　　ہے رخصتِ شبیر خدا حافظ و ناصر

کیوں دُور کھڑی روتی ہو پاس آؤ سکینہؑ

پھر باپ کے سینے سے لپٹ جاؤ سکینہؑ

(۱۲)

اے عابدؑ بیمار حزیں گھر سے خبردار　　اے جانِ پدر آلِ پیمبر سے خبردار

ماں رانڈ ہے اب رانڈ کی چادر سے خبردار　　مارے نہ طمانچے کوئی خواہر سے خبردار

مشکل ہو جو اُمت پر وہ حل کیجیو بیٹا

تحریر پہ بابا کی عمل کیجیو بیٹا !!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۴)

رانڈوں کی وہ فریاد یتیموں کی وہ زاری   غش کھا کے گری خاک پہ زینبؑ کئی باری
حضرت سے لپٹتی تھی ہر اک درد کی ماری   ہے ہے کا یہ غل تھا کہ زمیں ہلتی تھی ساری
شبیرؑ برآمد ہوئے یوں خیمے کے در سے
جس طرح نکلتا ہے جنازہ کسی گھر سے

مرثیہ ۱۵

سر ننگے جب حرم گئے دربارِ شام میں   شور و فغاں تھا مرقدِ خیر الانام میں
دکھلا کے بیکسوں کو عدو اژدہام میں   لائے رسن میں باندھ کے دربارِ عام میں
دربار میں جو چار گھڑی تک کھڑے رہے
زنداں میں جا کے غش کئی ساعت پڑے رہے

(۲)

بانوؑ کو جو سوادِ شب اُس دم نظر پڑا   اصغرؑ کو قید خانے میں دل ڈھونڈنے لگا
دوڑی وہ قتل گاہ کی جانب برہنہ پا   زینبؑ پکاری رو کے بھابی ہوا یہ کیا
زنداں سے بھی اسیر کہیں بھاگ جاتے ہیں
وہ بولی کیا کروں علی اصغرؑ بلاتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(٣)

سب وارثوں کی یاد میں کرتے تھے یہ کلام — وردِ زبانِ سکینہؑ کے تھا شاہِ دیں کا نام
کہتی تھی ڈھونڈتی ہوئی آئی ہیں تا بہ شام — لیکن نظر نہ آئے کہیں بھی ہمیں امام
حیران ہوں اب وہ الفتِ شبیرؑ کیا ہوئی
کھلتا نہیں سکینہؑ سے تقصیر کیا ہوئی

(۴)

نزدِ سکینہؑ رونے لگے آن کر حرم — سینے پہ ہاتھ رکھ کے کوئی دیکھتا تھا دم
شانہ کوئی ہلاتا تھا اُس کا بچشمِ نم — کہتی تھی رو کے بانوئےؑ شاہنشہِ امم
واری ملیں پدر سے مری آس توڑ کے
جنّت کو چل بسیں مجھے زنداں میں چھوڑ کے

(۵)

زینبؑ نے رو کے بانوئےؑ مغموم سے کہا — بے آس ہو نہ بھابی یہ غش میں ہے مہ لقا
اور مر گئی تو خیر جو اللہ کی رضا — اب اس کے رفعِ غش کی ہے اس وقت یہ دوا
ہے عاشقِ حسینؑ یہ پیاری حسینؑ کی
سب غل کرو کہ آئی سواری حسینؑ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶)

غش میں سکینہؑ باپ کی پائے گی جب خبر ۔۔۔ فی الفور کھول دے گی ابھی آنکھیں نوحہ گر
آخر پکارے اہلِ حرم رو کے یک دِگر ۔۔۔ اُٹھو سکینہؑ جان اُٹھو آئے ہیں پدر
عباسؑ بھر کے نہر سے مشکیزہ لائے ہیں
قاسمؑ بھی آئے ہیں علیؑ اکبرؑ بھی آئے ہیں

(۷)

شانہ ہلا کے سب نے جو کی یہ صدا بلند ۔۔۔ اُٹھ بیٹھی آنکھیں کھول کے غش سے وہ دردمند
اور سہم کر اندھیرے سے پھر کر لیں آنکھیں بند ۔۔۔ پھیلا کے ہاتھ بولی کہ اے شاہ ارجمند
بابا کدھر ہو آکے اُٹھاؤ سکینہؑ کو
صدقے گئی گلے سے لگاؤ سکینہؑ کو

(۸)

چپکے سے ماں نے عابدؑ بیمار سے کہا ۔۔۔ بیٹا گلے لگا لو بہن کو تم ہی ذرا
عابدؑ نے آکے اُس کو گلے سے لگا لیا ۔۔۔ سمجھی وہ بے پدر کہ یہی ہے پدر مرا
تاریک گھر میں شکل نظر گو نہ آتی تھی
عابدؑ کے پاؤں آنکھوں سے رو کر لگاتی تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(٩)

روکر پکارتی تھی ارے روشنی منگاؤ　　بابا کو مرے کانوں کا لوگو ورم دکھاؤ
بانُو سے کہتی تھی کہ اِدھر آؤ جلد آؤ　　بے رحم کے طمانچوں کی رُوداد تم سناؤ
بابا میں صبح کو بھی اگر تم کو پاؤں گی
اپنا لہو بھرا ہوا کُرتا دکھاؤں گی

(١٠)

ناگاہ ہاتھ جا پڑا زنجیر و طوق پر　　روکر پکاری قید ہوئے تم بھی اے پدر
لو میں گِلا یہ کرتی تھی ہر شام ہر سحر　　بابا نے ہم سے کر لیے لب بند اس قدر
روتی تھی میں تمہاری زیارت کے شوق میں
پر یہ خبر نہ تھی کہ ہو زنجیر و طوق میں

(١١)

بابا بتاؤ اصغرِ بے شیر ہے کہاں　　اُس کے گلے میں طوق ہے منّت کی ہنسلیاں
بھیّا نے پایا آب بقا خشک تھی زباں　　کُڑھتے تو ہوں گے میری جدائی سے بھائی جاں
یہ تو کہو کہ سیر تم آب و غذا سے ہو
یا تم بھی ہم سبھوں کی طرح بھوکے پیاسے ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳)

سب جانتے ہیں پنجتنِ پاک کا رتبہ — آدم سے کیا پہلے خدا نے انہیں پیدا

کی شیرِ خدا نے مددِ حضرتِ موسیٰؑ — تھا طور پہ بھی نورِ محمدؐ ہی کا جلوہ

کام آتے ہیں ہر دکھ میں یہ ہے کام ہمارا

آفت سے چھٹا جس نے لیا نام ہمارا

(۴)

جانِ دلِ زہراؑ کے عبث دربدر جاں ہو — کس سمت کو بھٹکے ہوئے پھرتے ہو کہاں ہو

افسوس کہ جو مصحفِ ناطق کی زباں ہو — سب پانی پئیں اور وہی تشنہ دہاں ہو

ہیں سینکڑوں تیغیں علم اک جان کی خاطر

دنیا میں یہی ہوتی ہے مہمان کی خاطر

(۵)

سیدؑ نے جو کی ہو کوئی تقصیر بتا دو — جوڑا ہو کماں میں جو کوئی تیر بتا دو

چھینی ہو کسی شخص کی جاگیر بتا دو — اُمت پہ اگر کھینچی ہو شمشیر بتا دو

تم لوگوں نے کس روز نہیں جبر کیا ہے

اس صابر و شاکر نے سدا صبر کیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶)

یہ سنتے ہی فوجوں کو جو جنبش ہوئی اک بار تیغوں کی اُٹھی موج میانِ صفِ کفار
ڈھالوں کا ہوا ابرِ سیاہ رن میں نمودار بدلی جو ہوا پڑنے لگی تیروں کی بوچھار
پہنچا وہ جری تیغ بہ کفِ اہلِ جفا میں
بجلی سی لگی کوندنے ڈھالوں کی گھٹا میں

(۷)

نوشاہ نے پائی تھی عجب ہمتِ عالی حملہ کیا جس صف پہ وہ صف ہوگئی خالی
تلوار نے آفت صفِ کفار میں ڈالی لڑنے کے لیے تیغ و سپر جس نے سنبھالی
تلوار کا آنا ہوا ثابت نہ لعین پر
دو ٹکڑے نظر آتے برابر صفِ زیں پر

(۸)

پر شادی و غم ہیں اسی دنیا میں تو اہم معلوم نہ تھا یہ کہ بچھے گی صفِ ماتم
دولہا پہ اُدھر ٹوٹ پڑا لشکرِ اظلم تیغوں میں گھرے برچھیاں چلنے لگیں باہم
تیر آتے تھے سینے پہ کلیجے پہ جبیں پر
کٹ کٹ کے گرے پیچ عمامے کے زمیں پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۹)

عمو کو پکارے کہ چچا جان خبر لو — ہوتا ہے غلام آپ کا قربان خبر لو
دُنیا میں کوئی دم کا ہوں مہمان خبر لو — تکلیف نہ دیتا مگر اِس آن خبر لو
ذُرّیتِ حیدرؑ کی یہ توقیر ہوئی ہے
پامال ہمیں کرنے کی تدبیر ہوئی ہے

(۱۰)

یہ کہتے تھے جو موت کی ہچکی اُسے آئی — مُنہ کھول کے حضرت کو زباں خشک دکھائی
مخدومۂ عالم نے یہ آواز سنائی — میں ساغرِ کوثر کو ترے واسطے لائی
پی لے اسے اے لال کہ تر خشک زباں ہو
واری ترے سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ فدا ہو

(۱۱)

لب بند کیے قاسمؑ نوشاہ نے اک بار — یعنی نہ پیوں گا کہ ہیں پیاسے شہِ ابرار
دنیا سے سفر کر گیا وہ آئینہ رخسار — لاش اُس کی چلے لے کے شہِ بیکس و ناچار
ڈیوڑھی پہ جو پہنچے تو کہا دیکھ کے سب نے
وہ آئے ہیں دولہا تھا بنایا جنہیں سب نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۴)

ہے ہے بنے قاسم کا ہوا شور جو در پر ۔۔۔ بانو نے کہا لُٹ گئی لوگو مری دُختر
فرزند کے لاشے سے لپٹنے لگی مادر ۔۔۔ سر پیٹتی دوڑی شہ مظلوم کی خواہر
پھر کون رہے بنتِ علیؑ جب نکل آئے
خیمے میں دولھن رہ گئی اور سب نکل آئے

مرثیہ ۱۷

جب طوق و سلاسل میں مسلسل ہوئے عابدؑ ۔۔۔ خم مثلِ ہلالِ شبِ اوّل ہوئے عابدؑ
اس شکل سے راہی سوئے مقتل ہوئے عابدؑ ۔۔۔ اعدا تو چڑھے گھوڑوں پہ پیدل ہوئے عابدؑ
رانڈوں میں تو محبوبیِ سجّاد کا غُل تھا
ہر گام پہ زنجیر کی فریاد کا غُل تھا

(۲)

تلواریں لیے چار طرف ظلم کے بانی ۔۔۔ حلقے میں دل آزاروں کے وہ یوسفِ ثانی
غربت کا الم بے پدری تشنہ دہانی ۔۔۔ وہ طوق کا لنگر وہ سلاسل کی گرانی
مڑ کر کبھی زینبؑ کے رُخِ پاک کو دیکھا
بیڑی کبھی دیکھی کبھی افلاک کو دیکھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

لوگو کوئی بتاؤ کہ حیدرؑ کدھر گئے ۔۔۔ روزے پہ روزہ رکھ کے جہاں سے گذر گئے

بابا مجھے نہ ساتھ لیا کوچ کر گئے ۔۔۔ نانا کے بعد غم یہ اُٹھائے کہ مر گئے

چھوٹے سے سِن میں مجھ پہ عجب پیچ پڑ گئے

نانا بھی اماں جان بھی تم بھی بچھڑ گئے

(۱۱)

بیٹی کو پھر گلے سے لگا لو تو جائیو ۔۔۔ زین العبا کے طوق بڑھا لو تو جائیو

صحت تو ہو چلی ہے نہا لو تو جائیو ۔۔۔ بابا نمازِ عید پڑھا لو تو جائیو

کیوں چپ ہوئے امام حجازی جواب دو

در پر پکارتے ہیں نمازی جواب دو

مرثیہ ۱۹

کرب و بلا میں سجدہ گذاروں کی رات ہے ۔۔۔ یثرب کے ڈوبتے ہوئے تاروں کی رات ہے

عشرت کدوں میں بادہ گساروں کی رات ہے ۔۔۔ دُنیائے رنگ و بو میں نگاروں کی رات ہے

مہلت ملی ہے شب کی امامِ حجاز کو

خیموں میں جا رہے ہیں نمازی نماز کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲)

بیٹھے تھے اپنے خیمے میں عباسِ نامدار　　پھیلے ہوئے تھے سامنے آلاتِ کارزار
تھی سان پر چڑھی ہوئی شمشیرِ آبدار　　تلواریں تول تول کے رکھتے تھے بار بار
آنکھیں چمک رہی تھیں سنانوں کی تاب میں
منہ دیکھتے تھے فتح کا تیغوں کی آب میں

(۳)

تھا اک طرف جو خیمۂ عصمت فلک وقار　　بیٹھی تھیں اُس میں دخترِ خاتونِ روزگار
تھا شام سے جو طبعِ مبارک کو انتشار　　اٹھتی تھیں بار بار ٹہلتی تھیں بار بار
تھی یہ دُعا کہ فتح ہو یاربّ اصول کی
میداں میں سرخرو رہے عزت رسول کی

(۴)

جو بیبیاں کہ خیمۂ اقدس میں تھیں وہاں　　کہتی تھیں اُن سے دخترِ سردارِ انس و جاں
ہوتی ہے صبح رات کا پردہ ہے درمیاں　　کل ہو گا عورتوں کی بھی ہمت کا امتحاں
حیف اُن پہ امتحاں میں جو سرخرو نہ ہوں
میداں میں جن کے دودھ کی دھاریں لہو نہ ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵

ناگہ اندھیری رات میں چمکا خدا کا نور   پردہ اُٹھا کے خیمے کا داخل ہوئے حضور
کہنے لگے بہن سے کہ اے خواہرِ غیور   تم سے اک امرِ خاص میں ہے مشورہ ضرور
سُنتی تو ہوگی جو کہ دلوں کی پکار ہے
جادہ ادائے فرض کا خنجر کی دھار ہے

۶

یہ راہ راہِ طوق و رسن بھی ہے لاکلام   ممکن یہ ہے کہ تم ہو اسیرِ سپاہِ شام
لیکن اب ابن سعد نے بھیجا ہے یہ پیغام   بیعت جو کیجیے تو ہو جھگڑا یہ سب تمام
ٹھکرا نہ یے صلاح نہ اہلِ نیاز کی
حاضر ہے پیش کش کو حکومت حجاز کی

۷

رد کردوں اُس کی بات تو ہے قصہ مختصر   کُنبہ تباہ ہوگا اُجڑ جائے گا یہ گھر
کٹ جائیں گے کل عصر سے پہلے ہمارے سر   میں جانتا ہوں صلح میں ہے عافیت مگر
احساسِ فرض کا ہے اشارہ کہ جنگ ہو
ہے مجھ سے میرے خوں کا تقاضا کہ جنگ ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

زینبؑ مرا ضمیر دوراہے پہ ہے کھڑا　　منزل اُدھر سکوں کی اِدھر راہ ابتلا
اس کشمکش میں اب ہے تمہاری صلاح کیا　　سر کو اٹھا کے دخترِ زہراؑ نے یہ کہا
زینبؑ کے دل کی تھاہ امامِ زماں نہ لیں
میں آپ کی بہن ہوں میرا امتحاں نہ لیں

(۹)

میں گود میں پلی ہوں شہ قلع گیر کی　　ہوں حصہ دار خونِ جناب امیرؑ کی
طاقت ہے میرے دل میں بھی تانِ شبیرؑ کی　　تاثیر میرے خوں میں ہے زہراؑ کے شیر کی
یہ چاہتی ہوں حق کا علم سرنگوں نہ ہو
بھائی کا خون ہو یہ صداقت کا خوں نہ ہو

(۱۰)

عورت ہوں مجھ کو گود کی دولت عزیز ہے　　بھائی کی جان ماں کی امانت عزیز ہے
لیکن میں کیا کروں کہ صداقت عزیز ہے　　کُنبے کی لاج دین کی عزّت عزیز ہے
جُھکنے دے میری رائے جو حق کے نشان کو
روئے گا فرض عونؑ و محمدؑ کی جان کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

سب نے کہا کہ عذر ہمیں کیا ہے اے امام　　حاضر غریب خانے ہیں وہاں کیجیے قیام
پر کربلا کی بیچ میں ہے خوف لا کلام　　آزار پاتے آئے ہیں یہاں آکے انبیا تمام
ابن ابوترابؑ سے پیاری زمیں نہیں
پر یہ زمین لائقِ سلطانِ دیں نہیں

(۵)

پتھر یہ گر کے یہاں ہے خلیلِ خدا گرا　　پاؤں پہ صدمہ سنگ کا آدمؑ اٹھا گیا
کشتی پہ نوحؑ کی یہاں طوفان آگیا　　پر سنتے ہیں کہ آپ کا بابا بچا گیا
شہ بولے سرنوشت میں کیا فرق ہوئیگا
اب یہاں جہازِ آلِ نبیؐ غرق ہوئیگا

(۶)

افضل زمینِ کعبہ سے ہے میری کربلا　　میں جانتا ہوں اس کا شرف یا مرا خدا
بنے تو دو مزارِ حسینؑ غریب کا　　پھر دیکھنا یہ خاک ہے یا نورِ کبریا
یوسفؑ نہ ہوگا پر یہاں بازار ہوئیگا
زوار آئیں گے مرادِ دربار ہوئیگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷)

دیکھو مرے محبّو کو تم چین دیجیو　　مہماں تین دن مرے زائر کو کیجیو

گر اُن سے کچھ قصور ہو بدلا نہ لیجیو　　پیاسوں کو میرے روئیو جب پانی پیجیو

پانی ابھی تو ملتا ہے زہرؑا کے جانی کو

پر ساتویں سے ترسیں گے سادات پانی کو

(۸)

دینار دے کے ساٹھ ہزار اُن سے یہ کہا　　میں نے تمہیں یہ بخشی زمیں تم کرو ہبا

شبیرؑ کے معاملے میں سب نے رو دیا　　لکھنے لگے قبالہ زمین دارِ کربلا

غل پڑ گیا حسینؑ وطن کو نہ جائیں گے

لو مول لی زمیں یہیں بستی بسائیں گے

(۹)

مرقوم ہو رہا تھا قبالہ کہ ناگہاں　　خیمے سے اک زنِ عربیہ ہوئی عیاں

سرتا قدم نقاب میں سارا بدن نہاں　　پر اس پہ بھی حیا سے تڑپتے تھے استخواں

بیتاب ہو کے الفتِ اکبرؑ میں آئی تھی

راوی نے یہ لکھا ہے کہ زہرؑا کی جائی تھی

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

آہستہ اپنے بھائی سے کچھ کان میں کہا اور جلدی یوں پھری کہ نہ سایہ نظر پڑا
کُرسی سے یہاں تڑپ کے گرے شاہِ کربلا عباسؑ نے اُٹھا کے کہا ہائے کیا ہوا
کیا کہہ گئی نواسی جنابِ رسُولؐ کی
مولا کہو قسم تمہیں روحِ بتولؑ کی

(۱۱)

بولے حسینؑ کہتی تھی مجھ سے وہ خوش کلام مجھیا قبالے میں مرے اکبرؑ کا ہووے نام
یعنی کہ اس کی ملک میں ہویں بن تمام عباسؑ جاؤ کہدو کہ ناچار ہے امام
اٹھارہ سال کے یہ زمانے سے جائیں گے
اک قبر کی جگہ علی اکبرؑ بھی پائیں گے

(۱۲)

عباسؑ آئے خیمے میں کہنے کو یہ پیام زینبؑ نے دیکھتے ہی اُنہیں یہ کیا کلام
کیوں بھائی بات پر مری راضی ہوئے امام لکھا گیا قبالے میں اکبرؑ کا میرے نام
دولہا بناؤنگی میں دولہن بیاہ کے لاؤنگی
اکبرؑ کے نام کی یہاں بستی بساؤں گی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۳)

عباسؑ روئے حسرتِ زینبؑ پہ زار زار　　وہ صابرہ بھی رونے لگی ہو کے بیقرار
اور لیں بلائیں بھائی کی گھبرا کے کتنی بار　　پوچھا میں صدقے جاؤں کہو کیا ہے روبکار
میں جانتی تھی خوشخبری لے کے آئے ہو
تم ہاتھ دل پہ رکھے ہو گردن جھکائے ہو

(۱۴)

شاید مرا سخن ہوا بھائی کو ناگوار　　جیتے رہیں حسینؑ کے جتنے ہیں ورثہ دار
عابدؑ کے بھی ہیں صدقے ہوں اصغرؑ پہ بھی نثار　　اکبرؑ کے پالنے سے زیادہ ہے چاؤ پیار
عابدؑ کے نام پر یہ سند کس کو شاق ہے
فضلِ خدا سے بھائیوں میں اتفاق ہے

(۱۵)

عباسؑ بولے اس کا تو وہاں ذکر بھی نہیں　　ہر عرض ہے حضور کی مقبول شاہِ دیں
شہ نے ہبہ کی زائروں کو اپنے یہ زمین　　پھر کیجیو سفارشِ اکبرؑ نہ تم کہیں
بھائی مرے کریم ہیں شرما کے روئیں گے
اکبرؑ اسی زمین کے پیوند ہوئیں گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

اب راوی غم ناک نے اس طرح ہے لکھا　　اُس شخص کا تھا باپ عدوئے شہ والا
بیٹے سے بصد غیظ و غضب یوں ہوا گویا　　سنتا ہوں کہ تو آج علمدار بنا تھا
کردوں ترے ہاتھوں کو قلم اس کی سزا ہے
ظالم تو محب پسرِ شیرِ خدا ہے

(۵)

فریاد یہ زوجہ کی ذرا رحم نہ کھایا　　معصومۂ عالم کو بھی تربت میں رُلایا
شمشیر کا اک وار جو شانے پہ لگایا　　مچھلی سا تڑپتا وہ زمیں پر نظر آیا
افسوس کہ شانے سے جدا ہو گئے بازو
سقائے سکینہؑ پہ فدا ہو گئے بازو

(۶)

زوجہ سے مخاطب ہوا پھر وہ ستم آرا　　کیوں فاطمہؑ کا نام زباں سے لیا بتلا
یہ کہہ کے زباں کو لب شمشیر سے کاٹا　　بولا کہ تو کر فاطمہؑ سے اب مرا شکوہ
مطلب ہے نہ زوجہ سے مجھے اب نہ پسر سے
لازم ہے نکل جائیں یہ دونوں مرے گھر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷)

تاریکیٔ شب میں وہ چلے گھر سے دل فگار ۔۔۔ وہ زخموں کی ایذا وہ سیاہیٔ شب تار

گر گر کے یہ کہتے تھے مصیبت کے گرفتار ۔۔۔ ہے وقتِ مدد آئیے یا حیدرِ کرار

یا فاطمہؑ اب لونڈی کی فریاد کو پہنچو

عباسِ علیؑ اب میری امداد کو پہنچو

(۸)

ہمدم تھا نہ مونس تھا نہ غمخوار نہ رہبر ۔۔۔ ان دونوں کا حامی تھا فقط خالقِ اکبر

القصہ قریب ایک عزا خانے کے جا کر ۔۔۔ یوں سو گئے جس طرح سے شیعوں کے مقدر

سوتے ہی عجب قدرتِ باری نظر آئی

اُس مومنہ کو ایک عماری نظر آئی

(۹)

یہ سمجھی کہ اب بختِ رسا خواب میں چمکا ۔۔۔ امداد کو آئی ہیں مری فاطمہؑ زہراؑ

کہ عرض اشاروں سے کہ طاقت نہیں اصلا ۔۔۔ حل کیجیے مشکل مری قرباں یہ دکھیا

باقی نہ کہیں زخم نہ تکلیف ذرا تھی

آبِ دہنِ پاک کے ملتے ہی شفا تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۰)

تب دستِ ادب جوڑ کے وہ با دلِ نالاں　　کہنے لگی سو جان سے لونڈی ہو یہ قرباں
اچھی ہوئی پر بیٹے کے غم سے ہوں پریشاں　　للّٰہ کرو اور بھی اس لونڈی پہ احساں
فرزند مرا دیکھئے بے دست پڑا ہے
فرمایا کہ عباسِ علی عقدہ کشا ہے

(۱۱)

فرما کے یہ آنکھوں سے نہاں ہو گئیں زہراؑ　　گھبرا کے اُٹھی خواب سے وہ بیکس و دکھیا
نزدیکِ پسر آئی تو اعجاز یہ دیکھا　　گویا کہ کوئی ہاتھوں کو صدمہ نہیں پہنچا
کہتا ہے کہ اس عقدہ کشائی کے میں قرباں
مولیٰ تری اعجاز نمائی کے میں قرباں

(۱۲)

بیٹے سے کہا ماں نے بصد گریہ و زاری　　بتلاؤ شفا کیسے ہوئی تم پہ میں واری
وہ بولا کہ اماں جو لگی آنکھ ہماری　　واللہ نظر آئی عجب قدرتِ باری
اک فخرِ مسیحا مری بالیں پہ کھڑے تھے
شانوں سے مٹے ہاتھ زمیں پہ جو پڑے تھے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۳)

میں نے کہا اللہ نقاب اب تو اُٹھاؤ　خالق کے لیے چہرہ پُر نور دکھاؤ
فرمایا کہ اس بات پہ تم ضد نہ دلاؤ　میں نے کہا بوسہ تو میں لوں ہاتھ بڑھاؤ
فرمایا کہ کیا حالتِ جانکاہ سناؤں
اے بھائی مرے ہاتھ نہیں کیا میں بڑھاؤں

(۱۴)

کیا کیا نہ ستم آہ کئے اہلِ جفا نے　پانی کے لیے سر پہ کاٹے گئے شانے
مشکیزہ چھدا پانی بہا غش لگے آنے　گھوڑے سے کیا مجکو جُدا آہ قضا نے
ریتی پہ بہا خون جو سقائے حرم کا
ٹھنڈا ہوا دریا پہ علم شاہِ اُمم کا

(۱۵)

رو کے پکارا کہ نہ کیوں قلبِ حزیں ہو　معلوم ہوا بازوے شاہنشاہِ دیں ہو
صدقے مری جاں حضرتِ عباس تمہیں ہو　خادم کی مدد کرتے ہو وہ خواہ کہیں ہو
اب ذاکرِ محزوں کی خبر لیجئے آ کر
یا حضرتِ عباس مدد کیجئے آ کر

(عزت ہلوری)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۲۳

ہنگامِ عصر شاہ کو کیا اضطراب تھا بے چین غم سے جانِ رسالتمآب تھا
دل پہ ہجومِ رنج و قلق بے حساب تھا اور سوزشِ عطش سے کلیجہ کباب تھا
تنہائی تھی عزیز و اقارب نہ پاس تھے
بس مونسِ حسینؑ غم و درد و یاس تھے

(۲)

اک دوپہر میں لشکرِ سرور ہوا تمام تنہا ہزار حیف ہوئے شاہِ تشنہ کام
باقی کوئی نہ تھا کہ کرے نصرتِ امام رخصت کو آئے خیمے میں شاہنشہِ انام
اہلِ حرم کے دل پہ چھری غم کی چل گئی
روئی بہن لپٹ کے سکینہؑ مچل گئی

(۳)

کچھ سوچ کر حسینؑ کبھی روتے ہیں بار بار چلتا ہے دل پہ خنجرِ غم سب ہیں بیقرار
فرماتے ہیں یہ سرورِ عالم بہ حالِ زار رخصت میں دیر کیوں ہے بہن تم پہ میں نثار
نارِ سقر سے اُمتِ جد کو رہا کروں
میداں میں جا کے وعدۂ طفلی ادا کروں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

کہتے ہیں رو کے سیّدِ ابرار الوداع بھائی فدا ہو خواہرِ غمخوار الوداع
حافظ خدا ہے بانوئے ناچار الوداع اے دخترِ امام خوش اطوار الوداع
محکم کمر بندھی ہے شہادت کے واسطے
آیا ہوں گھر میں آخری رخصت کے واسطے

(۵)

اہلِ حرم سے شہ نے کہے جبکہ یہ کلام بے ہوش فرطِ غم سے ہوئی خواہرِ امام
قدموں سے بس لپٹ گئیں سیدانیاں تمام اور شورِ الفراق سے ہلنے لگے خیام
بچی کوئی پڑی تھی قدم پر امام کے
گریاں تھیں کوئی دامنِ سرور کو تھام کے

(۶)

یوں تو گرا تھا قلب پہ ہر اک کے کوہِ غم پر اضطراب بڑھتا تھا زینبؑ کا دم بدم
ہلتا تھا چرخ کہتی تھی جب وہ بہ چشمِ نم ہلتا تھا چرخ کہتی تھی جب وہ بہ چشمِ نم
کس طرح صبر آئے نہ کیونکر بُکا کروں
جاں دیتے جاتے ہو بھیا میں کیا کروں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۷)

یہ داغ میں اُٹھاؤں گی کیونکر نہ جائیے　　واری بہن ہو جیسے کے باہر نہ جائیے

بے رحم ہے یہ شام کا لشکر نہ جائیے　　اے شہ سوارِ دوشِ پیمبرؐ نہ جائیے

ممکن نہیں ہے صبر دلِ ناصبور سے

مر جاؤں گی جو کی گئی فرقت حضورؐ سے

(۸)

فرمایا شاہ نے یہ عبث اضطرار ہے　　حامی ہر ایک حال میں بس کردگار ہے

انساں کو اپنی زیست کا کیا اعتبار ہے　　بہتر ہے جو مشیت پروردگار ہے

تم کو تو مدعا مرا توڑا نہ چاہیئے

دامانِ صبر ہاتھ سے چھوڑا نہ چاہیئے

(۹)

صابر کی تم بہن ہو کرو صبر اے بہن　　اب جی کے کیا کرے گا بھلا سرورِ زمن

اکبرؑ نہ باقی ہیں نہ ہیں عباسؑ صف شکن　　لوٹا خزاں نے حیدرِ کرارؑ کا چمن

خارِ الم ملا ہے محمدؐ کے لال سے

مرجھا گیا دلِ گلِ زہراؑ ملال سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

بانوؑ کو پھر تسلی یہ دیتے ہیں بار بار — کیوں اسقدر ملال ہے اے میری غمگسار

مرضی رب ہے ہو میرے ماتم میں اشکبار — تم کو سپرد حق کیا بانوئے دل فگار

سُن لو یہ آرزوئے امامِ غیور ہے

زینبؑ کی طرح صبر تمہیں بھی ضرور ہے

۱۱

حسرت سے پھر سکینہؑ کو تکتے ہیں بار بار — آغوش میں اُٹھا کے اُسے کر رہے ہیں پیار

فرماتے ہیں بہن سے یہ پھر ہو کے بیقرار — اے زینبؑ حزیں مری بچّی سے ہوشیار

دم بھر ہے اور شاہ مدینہ زمانے میں

ہوتی ہے اب یتیم سکینہؑ زمانے میں

۱۲

رخصت حرم سے ہو کے چلے سرورِ انام — اب کون ہے کرے جو سواری کا انتظام

اکبرؑ ہیں باقی اور نہ عباسؑ نیک نام — حسرت سے ہاتھ شہ نے بڑھایا سوئے لجام

کس طرح بیکسی پہ شہ دیں کی کل پڑے

آنکھوں سے ذوالجناح کی آنسو نکل پڑے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۳)

لختِ دلِ رسولؐ کا تھا قلب بیقرار　　لیکن کیا جو قصد کہ گھوڑے پہ ہوں سوار

ناگاہ بولی در سے یہ زینبؑ جگر فگار　　قربان جاؤں خیمے میں آجاؤ ایک بار

واری بہن ہو تم پہ ملاؤ نہ خاک میں

اک آرزو ہے میرے دلِ دردناک میں

(۱۴)

یہ سُن کے آئے گھر میں شہ دیں بچشم تر　　فرمایا کیا کہو گی بہن سوختہ جگر

زینبؑ پکاری پیٹ کے ہاتھوں سے اپنا سر　　اک آرزو ہے قلبِ حزیں میں مرے مگر

دل پر ہجوم غم ہے طبیعت نڈھال ہے

کیونکر کہوں کہ بے ادبی کا خیال ہے

(۱۵)

شہ نے سُنے جو پاس سے زینبؑ کے یہ سخن　　آنسو بہا کے کہنے لگے شاہِ بیوطن

جو آرزو ہو دل میں کہو جلد اے بہن　　وہ بولی کھولو تکمۂ پیراہن کہُن

کھولا گریباں شہ نے جو دل اپنا تھام کے

بوسے لئے بہن نے گلوئے امام کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۶)

پوچھا سبب تو بنتِ علیؑ نے کیا بیاں　　یہ جائے پاک وہ ہے کہ سرورِ زماں

لیتے تھے بوسے اس کے رسولِ فلک نشاں　　پر اب یقین دل کو ہے اے شاہِ دوجہاں

آمادہ آج مرنے پہ زہراؑ کا لال ہے

اب اس گلے کی مجکو زیارت محال ہے

(۱۷)

مضطر کیا حسینؑ کو بس اس کلام نے　　فرمایا رو کے یوں شہ عالی مقام نے

شانے تم اپنے لاؤ ذرا میرے سامنے　　بازو بڑھائے آگے جو بنتِ امام نے

جھک جھک کے تب وہ رنج و محن چومنے لگے

شانے بہن کے شاہِ زمن چومنے لگے

(۱۸)

دیکھا یہ حال جب تو پکاری اسیرِ غم　　صدقے گئی بتاؤ سبب شاہِ باکرم

کہنے لگے یہ اشک بہا کر شہِ امم　　کیوں کر کہوں کہ شانوں کیا ہوئیں گے ستم

بعد از حسینؑ ہو گی قیامت جہان میں

بازو یہی بندھیں گے بہن ریسمان میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

اے مومنو حدیث میں مضموں ہے یہ لکھا　　گھوڑے سے جب زمیں پہ گرے شاہِ کربلا
کہتا ہے شمر ملتے تھے لب تشنہ کے برملا　　میں جھک گیا تو سنتا ہوں لب پر ہے یہ دُعا
شکوہ نہیں جُدا جو سرِ تشنہ کام ہو
یارب نجات امّتِ خیرالانام ہو

(۵)

پھر اس کے بعد شاہ نے دیکھا ادھر اُدھر　　کہنے لگا امام سے تب شمرِ بدگہر
اب تو نہیں حضور کا حامی کوئی بشر　　پھر کس کا انتظار ہے یا شاہِ بحر و بر
شہ بولے تشنہ لب کے لیے پانی لاتے ہیں
بیٹے کے پاس حیدرؑ کرار آتے ہیں

(۶)

بنتِ نبیؐ کو ساتھ ہیں حیدرؑ لیے ہوئے　　لاتے ہیں جام ساقیٔ کوثر لیے ہوئے
بیٹھے گا تو جو سینے میں خنجر لیے ہوئے　　سر میرا ہو گی گود میں مادر لیے ہوئے
اُمت کا ظلم مادرِ غمخوار دیکھ لیں
خنجر گلے پہ حیدرؑ کرار دیکھ لیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷

افسوس اِس بریں پہ بھی ظالم نہ کچھ ڈرا　　غصے میں آستیں کو اُلٹ کر شقی بڑھا
اور سینۂ امام پہ خنجر بکف چڑھا　　اب کس زباں سے آہ کہوں جو ستم ہوا
دل فرطِ غم سے شبیرِ الٰہی کا پھٹ گیا
زہرؑا کی گود میں سرِ شبیرؑ کٹ گیا

۸

فریاد یا رسولؐ کٹا سر حسینؑ کا　　کوئی رہا نہ حامی و یاور حسینؑ کا
سنسان ہو گیا وہ بھرا گھر حسینؑ کا　　پامال ہو چکا تنِ بے سر حسینؑ کا
اِس ظلم پر لعیں نے ستم یہ بڑا کیا
فرقِ امامِ دیں کو سناں پر چڑھا دیا

۹

غل تھا کہ لو جُدا سرِ شاہِ اُممؑ ہوا　　افسوس بوستانِ پیمبرؐ قلم ہوا
ایسا بھی آہ ظلم زمانے میں کم ہوا　　آلِ نبیؐ پہ اور یہ تازہ ستم ہوا
غل تھا ردائے اہلِ حرم آج لوٹ لو
اب خیمہ گاہِ صاحبِ معراج لوٹ لو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰

گھس آئے خیمہ گاہ میں بدبخت وُ رُو سیاہ　　فِضّہ کی گود میں تھی یتیمِ حسینؑ آہ
خولی لعین تھا بیچ میں اور گرد تھی سپاہ　　نیزے کی نوک پر تھا سرِ شہ دین پناہ
بولی سکینہؑ آئے ہیں اعدا ستانے کو
بابا کھڑے ہیں دیکھ لو میرے بچانے کو

۱۱

اُتری یہ کہہ کے بالی سکینہؑ بچشمِ تر　　فِضّہ پکاری تم پہ میں واری چلیں کدھر
بولی کہ شاہ آئے ہیں تم کو نہیں خبر　　وہ صحن خیمہ میں ہیں کھڑے شاہِ بحر و بر
الفت کمال ہے جو شہ مشرقین سے
ملنے کو جا رہی ہے سکینہؑ حسینؑ سے

۱۲

آئی قریب نیزۂ خولی بصد بُکا　　دیکھا کہ آنکھیں بند ہیں اور منہ کھلا ہوا
فِضّہ کو مڑ کے تب یہ سکینہؑ نے دی صدا　　ہے ہے شہید ہو گیا دلبندِ مرتضیٰؑ
سمجھی تھی میں کہ فاطمہؑ کے لال آئے ہیں
بدبخت نیزے پہ سرِ شبیرؑ لاتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۳)

پھر زیرِ نیزہ رو کے پکاری وہ سوگوار   بابا یہ حال کیا ہوا بیٹی ترے نثار

کس نے کیے یہ ظلم و ستم آہ آشکار   کس نے قلم کیا سرِ سلطانِ نامدار

کس نے کیا شہید امامِ مدینہ کو

کس نے کیا یتیم جہاں میں سکینہ کو

(۱۴)

بابا سلام لیجئے بیٹی کا میں نثار   حضرت کے بعد ظلم ہوئے مجھ پہ بے شمار

بابا اسیر ہو گئے سجادؑ دل فگار   سر سے ردا اُتر گئی اماں ہیں بیقرار

مُنہ آنسوؤں سے مادرِ دلگیر دھوتی ہے!

بالوں سے منہ چھپائے پھوپھی جان روتی ہے

(۱۵)

یہ کہہ رہی تھی بنتِ شہنشاہِ بحر و بر   ناگاہ آیا غیظ میں شمرِ لعیں اِدھر

اس طیش کی نگاہ جو ڈالی سکینہؑ پر   گھبرا کے بولی بچی بچاؤ مجھے پدر

ہے ہے دلِ یتیم کو ظالم دکھاتا ہے

بن باپ کی سمجھ کے یہ بدخُو ڈراتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۶)

بابا کے سر کے سامنے وہ پیٹتی تھی سر
غصّے میں اس طرف سے بڑھا شمرِ بدشیر
کھینچا لعین نے کان سے بچّی کے یوں گُہر
کُرتا تمام ہو گیا ہے ہے لہو میں تر
صدمہ ہوا جو اس کے دلِ دردناک پہ
بس یاحسینؑ کہہ کے گری فرشِ خاک پہ
(عترت ہلوری)

مرثیہ ۲۶

یارب کسی کا باغِ تمنا خزاں نہ ہو
دُنیا میں بے چراغ کوئی خانماں نہ ہو
ماں باپ سے جُدا پسرِ نوجواں نہ ہو
چھُٹ جائیں سب پہ فرقتِ آرام جاں نہ ہو
گر لا علاج ہے تو کلیجے کا داغ ہے
بدتر وہ قبر سے ہے جو گھر بے چراغ ہے

(۲)

دشمن کو بھی جہاں میں فراقِ پسر نہ ہو
ویراں کسی غریب کا آباد گھر نہ ہو
ہوں سب طرح کے درد پہ دردِ جگر نہ ہو
یارب کسی کو صدمۂ نورِ نظر نہ ہو
مٹی ہے سلطنت جو ملے کائنات کی
بیٹا نہ ہو تو خاک ہے لذت حیات کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳)

زانو پہ مر گیا جو برابر کا نورِ عین　　غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا جھک گئے حسینؑ

جب ہو جگر پہ زخم تو کیا آئے دل کو چین　　اللہ رے غم کہ پیر ہوئے شاہِ مشرقین

پھر تو نہ کوئی آس نہ کوئی اُمید تھی

چہرہ تھا زرد ریشِ مبارک سفید تھی

(۴)

فرماتے تھے کہ لے خبر اب جلد اے اجل　　اے دم خدا کے واسطے اب جسم سے نکل

ساعت ہے ایک سال مہینہ ہے ایک پل　　اے تیغ شمر اب کہیں جلدی گلے پہ چل

موت اس کی زندگی ہے جسے سب سے یاس ہو

بابا کی قبر بھی علی اکبر کے پاس ہو

(۵)

فرما کے یہ پھرے جو شہنشاہِ تشنہ لب　　دیکھا کہ در پہ رو رہے ہیں اہلِ بیت سب

حضرت پکارے اے حرمِ سیدِ عرب　　اکبر بھی مر چکے کوئی باقی نہیں ہے اب

بھائی کو رو چکے انہیں اب رو کے آئے ہیں

بانو تمہارے لال کو ہم کھو کے آئے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶)

بے جاں ہوا جوان پسر وامصیبتا خالی ہوا حسینؑ کا گھر وامصیبتا
توڑا پسر نے بندِ کمر وامصیبتا بیکس ہوا غریب پدر وامصیبتا
وہاں خنجروں کو سان پہ اعدا چڑھاتے ہیں
لو الوداع مرنے کو اب ہم بھی جاتے ہیں

(۷)

جس دم سُنا امامِ دو عالم سے یہ کلام ثابت ہوا ہر اک پہ کہ مرنے چلے امام
اکبرؑ کا غم بھی بھول گئیں بیبیاں تمام ڈیوڑھی کے پاس گر پڑی بانوئے نیک نام
بھائی کا حال دیکھ کے دل کو نہ کل پڑی
پردہ اُلٹ کے دخترِ زہراؑ نکل پڑی

(۸)

قدموں پہ رکھ کے سر کو یہ بولی وہ سوگوار خیمے میں چلئے اے شہِ والا بہن نثار
روتے ہوئے جو آئے شہنشاہ نامدار لپٹی پدر سے آکے سکینہؑ جگر فگار
الفت پہ اس کی ٹکڑے کلیجے کے ہوتے ہیں
سب بیبیاں بھی روتی ہیں حضرتؑ بھی روتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹

شہ کہتے تھے کہ کم کرو الفت سکینہ جاں ہم ہیں تمہارے پاس کوئی دم کے مہماں
سینے پہ منہ کو رکھ کے زرو و بصد فغاں اب ہوگا کوئی آن میں یہ زانوئے شمر بیاں
مسدود کر دو ان کو جو الفت کے باب ہیں
بی بی ہم اب مسافر پا در رکاب ہیں

۱۰

کیوں میرے منہ کو دیکھ کے روتی ہو بار بار مرضی میں کبریا کی مرا کیا ہے اختیار
دنیا سے اٹھ گئے ہیں یونہی سب بزرگوار کرتا ہے رحم و لطف یتیموں پہ کردگار
اس قافلے میں خلق کا حاجت روا تو ہے
اچھا جو کوئی سر پہ نہ ہوگا خدا تو ہے

۱۱

یہ کہہ کے رُوئے حضرت زینبؑ پہ کی نظر دیکھا بھرا ہے ماتھے میں خوں اور پٹا ہے سر
آنسو بہا کے کہنے لگے شاہ بحر و بر زینبؑ تمہارے غم سے ہے ٹکڑے مرا جگر
پیٹو نہ سر خدا و پیمبرؐ کے واسطے
کیا اپنی جان دوگی برادر کے واسطے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

آنکھوں کے سامنے ہوا اماں کا انتقال دنیا سے تیغ کھا کے گئے شیرِ ذوالجلال

بھائی حسنؑ کے مرنے کا کچھ کم نہ تھا ملال ان آفتوں میں یہ نہ ہوا تھا تمہارا حال

سر خاک پہ پٹک کے بلکتی ہو روتی ہو

میں ایسا کیا ہوں جس کے لیے جان کھوتی ہو

۱۳

مرنا پھر ایک دن ہے جو ہو سو برس حیات فانی ہیں سب اگر ہے تو باقی اُسی کی ذات

ہوتا جو زندگی کے لیے خلق میں ثبات اُٹھتے کبھی جہاں سے نہ سرورِ کائنات

ہر چند آج مالکِ رُوئے زمیں ہوں میں

سوچو تمہیں کہ ان سے تو بہتر نہیں ہوں میں

۱۴

افضل کہیں تھے مجھ سے مرے مادر و پدر اب والدہ کہاں ہیں کہاں شاہِ بحر و بر

بیٹوں سے باپ چھوٹ گئے باپ سے پسر ان کی ہمیں خبر نہ ہماری انہیں خبر

پیارے تھے سب یہ ساتھ کسی کو نہ لے گئے

جس دم طلب ہوئے تو اکیلے چلے گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۵)

افضل نہ تھا جہاں میں کوئی بوتراب سے — مرزخ کانپ جاتا تھا جن کے عتاب سے
کسی سے وہ صبر ہو جو ہوا اُس جناب سے — مسجد میں خود جگا دیا قاتل کو خواب سے
ہر چند جانتے تھے کہ تیغ اس کے پاس ہے
فرمایا چل نماز کو کیوں بے حواس ہے

(۱۶)

ورثہ میں تم نے پایا ہے وہ صابروں کا صبر — تڑپو نہ مثلِ برق نہ روؤ مثالِ ابر
شاکر رہو ہزار ستم ہوں ہزار جبر — آخر ہے سب کے واسطے آزارِ مرگ و قبر
یہاں سینکڑوں نبی کی بہو بیٹیاں بگڑ گئیں
بہنوں سے بھائی بھائی سے بہنیں بچھڑ گئیں

(۱۷)

ہوتا اگر نہ قتل تو آتی نہ کیا اجل — گر آج بچ گئے تو یہی مرحلہ ہے کل
رہنے کی ہے نہ جا نہ ٹھہرنے کا ہے محل — دنیا میں صبر سے نہیں بہتر کوئی عمل
آتا نہیں وہ پھر کے کبھی جو جُدا ہوا
روئے پدر کے واسطے برسوں تو کیا ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۸)

زینبؑ نے عرض کی کہ بجا ہے یہ سب کلام — پر کیونکر اپنے دل کو میں سمجھاؤں یا امام
انصاف کیجیے یہ ٹھکانا نہیں مقام — کس گھر پہ ایک دن میں ہوا ہے یہ قتلِ عام
چشموں سے جوئے اشک نہ کیونکر رواں رہے
بچے رہے نہ پیر رہے نے جواں رہے

(۱۹)

بابا نے ماں نے بھائی نے ہنگامِ اقتضا — حضرت سے یہ کہا تھا کہ زینبؑ سے ہوشیار
شبیرؑ ہے تمہارے حوالے یہ سوگوار — اب مجھ کو سونپتے ہیں کسے شاہِ نامدار
اماں جو کہہ گئی ہیں اسے یاد کیجیے
کچھ تو بہن کے باب میں ارشاد کیجیے

(۲۰)

بیٹھوں کہاں جو فوجِ ستم لوٹنے کو آئے — اتنا تو ہے کوئی کہ یہ کہنہ ردا بچائے
الٹے مرے نصیب بڑھاپے میں ہائے ہائے — اماں کو آج ڈھونڈ کے زینبؑ کہاں سے لائے
چادر اڑھائے کون جو عریاں سر پھروں
قسمت میں یہ لکھا ہے کہ میں دربدر پھروں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۱)

شہ نے کہا تمھیں نہیں لازم یہ اضطرار ۔ راہِ خدا میں ہے یہ اسیری بھی افتخار
گر قید ہو گئیں تو چھڑائے گا کردگار ۔ ہے ذات اس کی راحم و ستار پردہ دار
سمجھو مرے سخن کو بہن باتمیز ہو
میں اُس کو سونپتا ہوں کہ جس کی کنیز ہو

(۲۲)

لو الوداع جا کے پھر اب ہم نہ آئیں گے ۔ اس تین دن بھوک میں تلواریں کھائیں گے
سر دے کے عاصیوں کے گناہ بخشوائیں گے ۔ اب بعدِ عصر نانا کی خدمت میں جائیں گے
ہوشیار ان سے رہو کہ نازوں کے پالے ہیں
زینبؑ یہ سب یتیم تمھارے حوالے ہیں

(۲۳)

شب کو جو مجھ کو ڈھونڈ کے روئے سکینہؑ جان ۔ زینبؑ خدا کے واسطے رکھیو تم اس کا دھیان
لو بیبیو کریم تمھارا نگہبان ۔ لو شہربانوؑ ہوتا ہے رخصت یہ میہمان
کبرا کدھر ہے دلبرِ زہراؑ کو دیکھ لے
سجاد کو جگا دو کہ بابا کو دیکھ لے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۴)

یہ کہہ کے خود چلے تھے شہنشاہِ بحر و بر دیکھا کہ آپ آتے ہیں سجادؑ نوحہ گر
دو بیبیاں سنبھالے ہیں بازو اِدھر اُدھر ہے دست مرتعش میں عصا اور خمیدہ کا ہے سر
چہرے سے ہے عیاں کہ سراپا میں درد ہے
مانندِ زعفران رُخِ پُرنور زرد ہے

(۲۵)

کہنے لگے یہ بڑھ کے امامِ فلک اساس کیوں آئے تم کہ آتے تھے ہم خود تمہارے پاس
کیا حال اب مزاج کا ہے اے خدا شناس تو دے خبر ہیں صبح سے ہے یہ ہجوم یاس
ہم سا بھی کوئی ہوگا نہ بیکس زمانے میں
آیا ہے وقتِ ظہر کا لاشے اُٹھانے میں

(۲۶)

جس دم سُنا حسینؑ سے یہ درد کا بیاں رو کر قدم پہ گر پڑے سجادؑ ناتواں
بغلوں میں ہاتھ دے کے یہ بولے شہِ زماں بس بس غش آنہ جائے کہیں اے پدر کی جاں
اس تپ میں بیڑیوں کی مصیبت اُٹھانی ہے
بیٹا ابھی بہت تمہیں آفت اُٹھانی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۷)

بستر پہ جاکے لیٹ رہو اور کوئی دم مہلت نہ دیں گے پھر تمہیں یہ بانیٔ ستم
بولا یہ ہاتھ جوڑ کے تب وہ اسیرِ غم چھوڑوں گا میں نہ قبلۂ کونین کے قدم
بیٹا نہ ایسے وقت میں بابا کے ساتھ ہو
بیمار چاہیئے کہ مسیحا کے ساتھ ہو

(۲۸)

قابل نہیں ہے تیغ کے گو دستِ رعشہ دار کھائے گا نیزے آپ کے بدلے یہ جاں نثار
کچھ غم نہیں جو تپ سے دُبکتا ہے جسمِ زار لڑنے کو جب چڑھے تو اُتر جائے گا بخار
لڑنا ہے سہل قید میں جایا نہ جائے گا
خادم سے بارِ طوق اُٹھایا نہ جائے گا

(۲۹)

شہ نے کہا کہ اس میں نہیں جائے دم زدن بیٹا یہی ہے مصلحتِ ربِ ذوالمنن
کیجو زباں سے تم نہ شکایت کے کچھ سخن نقصاں کیا ہے طوق ہو گردن میں یا رسن
ہے اختیار خالقِ عادل کے واسطے
ظلمت گہن کی ہے مہِ کامل کے واسطے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴۰)

اب تو تمہیں ہو وارثِ ذُریتِ پدر　　محرم کوئی تو ہو جو کھُلیں بیبیوں کے سر
بے جاں ہوئے تو کون سنبھالے گا میرا گھر　　قائم رہے گی تم سے مری نسل اے پسر
ناموسِ مصطفیٰؐ کے مدار المہام ہو
تم میرے بعد سارے جہاں کے امام ہو

(۴۱)

بولے یہ ہاتھ جوڑ کے سجادؑ تشنہ کام　　جو مصلحت کریم کی جو مرضیِ امام
اچھا اسیر ہونے کو حاضر ہے یہ غلام　　پیدل خدا کی راہ میں جاؤں گا تابہ شام
جب تک کہ بیڑیوں میں اسیرِ ستم رہوں
حضرت دُعا کریں کہ میں ثابت قدم رہوں

(۴۲)

فرمایا شاہ نے کہ خدا حافظ اے پسر　　فرصت ملے تو آئیو بابا کی لاش پر
پھوپھی کو گود میں لٹنے لگے جو گھر　　اپنی عبا اُڑھائیو ماں کا کھُلے جو سر
لینا خبر رسن میں اگر ان کا ہاتھ ہو
زینبؑ تمہارے ساتھ ہیں ہم تم ان کے ساتھ ہو

(میر انیس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

نتیجۂ فکر : عزیز القدر سیّد کوثر حسین پانی پتی

قدسی کھڑے ہیں تاج شہادت لئے ہوئے
کون آرہا ہے زادِ عزیمت لئے ہوئے

وہ رات العطش کی قیامت لئے ہوئے
وہ صبح جام ہائے شہادت لئے ہوئے

کس کے گلے پہ تیغ چلی کس کا خوں بہا
طشتِ شفق ہے کس کی امانت لیے ہوئے

کچھ کہہ رہی ہیں دوشِ پیمبر کی رفعتیں
نوکِ سناں پہ کہف کی صورت لیے ہوئے

سیلِ فنا کے سامنے شبّیر کا ثبات
اک معجزہ ہے ختمِ نبوت لیے ہوئے

تڑپا کئے اسیر شہیدوں کی یاد میں
آیا نہ کوئی چاند سی صورت لیے ہوئے

اللہ رے فیضِ عام شفیع کریم کا!
کوثر بھی ہے امیدِ شفاعت لیے ہوئے

جب حق نے ان کو بابِ حوائج بنا دیا
اب کوئی آئے در پہ ضرورت لیے ہوئے

قرآن حق ہے شانِ صداقت لئے ہوئے
بیٹھا رہے جہان حکومت لیے ہوئے

تمت بالخیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ندائے ماتم : مرتبہ : ماسٹر سید شریف حسین حیدر پانی پتی
قدیم اور جدید طرز کے ماتمی نوحے ــــــ ۴/۵۰

جلوسِ ماتم : از سید ناصر علی ناصر شیخوپورہ
پنجابی و اُردو نوحہ جات کا مجموعہ ــــــ ۴/۵۰

مقبول نوحہ جات : قدیم اُردو نوحہ جات کا مجموعہ ــــــ ۳/=

خزینۂ نوحہ جات : قدیم اُردو نوحہ جات ــــــ ۳/=

ماتمی نوحہ جات : قدیم اُردو نوحہ جات ــــــ ۳/=

کتابِ کربلا : جدید پنجابی نوحہ جات ــــــ ۴/۵۰

دیوانِ کربلا : جدید پنجابی نوحہ جات ــــــ ۴/۵۰

فاطمہ کا لال : جدید پنجابی نوحہ جات ــــــ ۵/=

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور ۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas